سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

(جمعرات 09، جمعتہ المبارک 10، سوموار 13، بدھ 15، جمعرات 16۔ مئی 2024)

(یوم الخمیس 30۔ شوال، یوم الجمعہ یکم، یوم الاثنین 4، یوم الاربعاء 6، یوم الخمیس 7۔ ذیقعد 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9 (حصہ اوّل): شمارہ جات : 1 تا 5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

نواں اجلاس

جمعرات،09۔ مئی 2024

جلد 9: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ -----------	1
2۔	فہرست کارروائی -----------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار -----------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	9
5۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	10

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	پینل آف چیئرپرسنز	------------	11
	پوائنٹ آف آرڈر		
7۔	گوادر میں پنجاب کے سات مزدوروں کو قتل کرنے کی مذمت	------------	11
	سوالات (محکمہ آبپاشی)		
8۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	17
	توجہ دلاؤ نوٹس		
9۔	حسن ابدال میں سپیشل ایجوکیشن کی بچیوں کی برہنہ ویڈیو بنانے پر کارروائی سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری)	------------	42
10۔	لاہور: تھانہ شالیمار پولیس آفیسرز کا سابق چیئرمین یوسی 130 کے خلاف جھوٹے مقدمہ سے متعلقہ تفصیلات	------------	45
11۔	فیصل آباد: ٹھیکری والا چک نمبر 66 ج۔ب میں ڈکیتی کی واردات اور قتل سے متعلقہ تفصیلات	------------	48
	تحاریک استحقاق		
12۔	(کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی)	------------	50
	تحاریک التوائے کار		
13۔	ضلع لیہ میں نہری پانی کی چوری روکنے اور پانی کا کوٹا بڑھانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	------------	54
14۔	لاہور میں میڈیکل سٹوروں پر جعلی ادویات کی فروخت مالکان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	------------	61
15۔	عباسیہ لنک کینال سے پانی چوری کرنے پر پانچ ایف آئی آر درج کر کے زمینداروں سے لاکھوں روپے جرمانے کی وصولی کا معاملہ	------------	63
16۔	کوٹ ادو میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال کی بلڈنگ نامکمل ہونے کی بناء پر خواتین مریضوں کو مشکلات کا سامنا	------------	65

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
17۔	صوبہ پنجاب میں بلدیاتی ادارے مالی بحران کا شکار، بجلی کے نرخ زیادہ لاگو ہونے پر سٹریٹ لائٹس بند ----------	66
	پوائنٹ آف آرڈر	
18۔	اضافی مخصوص نشستوں کو ڈی نوٹیفائی کرنے کا معاملہ ----------	72
	سرکاری کارروائی	
	آرڈیننسوں کی مدت نفاذ میں توسیع	
19۔	قاعدہ 127 کے تحت تحریک -----------	82
	تحریک	
20۔	آئین کے آرٹیکل (a)(2)128 کے تحت آرڈیننسز میں توسیع کے لئے قراردادوں کا پیش کیا جانا -----------	82
21۔	آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن 2023 (4 بابت 2024) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد کا پیش کیا جانا -----------	83
22۔	آرڈیننس اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کا کنٹرول پنجاب 2023 (5 بابت 2024) کی مدت نفاذ میں توسیع کے لئے قرارداد کا پیش کیا جانا.-----	84
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
23۔	حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات برائے سال 20-2019 تا 2022-23 کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	86
24۔	قواعد کی معطلی کی تحریک -----------	94
	قرارداد	
25۔	معزز ایوان کا 9۔ مئی کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی رہائش کو نذر آتش کرنے اور قومی سلامتی کے اداروں کو نشانہ بنانے پر سیاسی عناصر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ -----------	95

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک، 10- مئی 2024	
	جلد 9: شمارہ 2	
26-	فہرست کارروائی ------------	101
27-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	103
28-	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	104
29-	اسمبلی کی مخصوص نشستوں کے بارے میں جناب سپیکر کی رولنگ ------------	105
	پوائنٹ آف آرڈر	
30-	ایوان کی پارلیمانی کمیٹیوں کی جلد تشکیل کا مطالبہ ------------	114
31-	کسانوں سے گندم خریدنے کا مطالبہ ------------	116
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور کانکنی و معدنیات)	
32-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	118
	زیرو آور نوٹس	
33-	صوبہ بھر کے 13 ہزار سے زائد سرکاری سکولوں کو پرائیویٹ نہ کرنے کا مطالبہ ----	153
34-	لاہور: سر گنگارام ہسپتال کی ایم آر آئی اور سی ٹی سکین مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ------------	156
35-	حلقہ پی پی-165 رائیونڈ سٹی کا سیوریج سسٹم ناکارہ ہونے کی وجہ سے وبائی امراض پھیلنے کا خدشہ (---جاری) ------------	158
36-	صوبہ بھر کی مویشی منڈیوں میں ٹھیکیداروں سے قواعد و ضوابط پر عملدرآمد کروانے کا مطالبہ (---جاری) ------------	161
	پوائنٹ آف آرڈر	
37-	پی ٹی آئی کے ورکر میاں نعیم اور مفتی اشفاق کے گھر پر پولیس کی توڑ پھوڑ اور گوادر میں خانیوال کے سات بے گناہ شہریوں کے قتل کا معاملہ --------	162

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	زیرو آور نوٹس (۔۔۔ جاری)	
38-	محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کا سرکاری ہسپتالوں میں انجیوگرافی کی سہولیات ٹھیکہ پر دینے کا معاملہ ------------	165
	تحاریک استحقاق	
39-	ڈی پی او چنیوٹ کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ ------------	169
40-	ڈی ایس پی تھانہ بٹالہ کالونی فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ نامناسب روّیہ -----	170
41-	ایس ایچ او اور سب انسپکٹر گوجرانوالہ کی معزز ممبر اسمبلی کے گھر پر توڑ پھوڑ اور فیملی کو ہراساں کرنا ------------	171
42-	الیکشن آفس کے باہر پولیس کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک ------------	173
	پوائنٹ آف آرڈر	
43-	سول سیکرٹریٹ جنوبی پنجاب کو ختم کرنے کا معاملہ ------------	175
	تحاریک التوائے کار	
44-	ضلع اٹک تحصیل فتح جنگ کے دیہات کی ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی کو سپیشل اکنامک زون میں تبدیل نہ کرنے کا مطالبہ (۔۔۔ جاری) ------------	179
45-	Avastin انجکشن نہ ملنے کی وجہ سے شوگر کے مریض بینائی کے سستے علاج سے محروم ------------	183
46-	فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال کی مشینیں خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا (۔۔۔ جاری) ------------	187
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
47-	حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات کی 22-2021 اور 23-2022 کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	189

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
48۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	190
	قرارداد	
49۔	گوادر (بلوچستان) میں پنجابی مسافروں کو شہید کرنے کا معاملہ	191
	سوموار، 13۔ مئی 2024	
	جلد 9: شمارہ 3	
50۔	فہرست کارروائی	195
51۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	197
52۔	نعت رسول مقبول ﷺ	198
	سوالات (محکمہ جات خوراک اور خزانہ)	
53۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	199
	توجہ دلاؤ نوٹس	
54۔	فیصل آباد: ٹھیکری والا چک نمبر 66ج۔ب میں ڈکیتی کی واردات اور قتل سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری)	220
55۔	چکوال: چوآسیدن شاہ کی حدود میں ملک عبدالصبور کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	224
56۔	شیخوپورہ تھانہ شرقپور کی حدود میں نوجوان کے قتل سے متعلقہ تفصیلات	227
	تحاریک استحقاق	
57۔	کہروڑ پکا پولیس کا ڈی ایس پی کی سربراہی میں معزز رکن اسمبلی کے گھر پر بلا وارنٹ چھاپہ	234
58۔	کمپٹرولر پنجاب ہاؤس اسلام آباد کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک	235
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
59۔	سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	236

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک التوائے کار	
60۔	ترقیاتی اداروں کے انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹس کے زیر تعمیر منصوبے سست روی کا شکار ------------	237
61۔	ریسکیو1122 کے ملازمین کو دوران ڈیوٹی معذور ہونے کی صورت میں خصوصی مراعات سے نوازنے کا مطالبہ ------------	238
62۔	راولپنڈی پی پی-9 کے گاؤں لوسر، یونین کونسل بگاشیخاں میں کوڑا ڈمپ کرنے سے عوام موذی امراض میں مبتلا ------------	239
63۔	ستھرا پنجاب پروگرام کے تحت دیہاتوں میں صفائی کرنے والے نجی کمپنیوں کے ملازمین کے تحفظات ------------	240
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
64۔	مسودہ قانون پنجاب ہتک عزت 2024 ------------	243
	عام بحث	
65۔	گندم کی خریداری پر عام بحث ------------	243
	بدھ،15۔مئی2024	
	جلد 9:شمارہ4	
66۔	فہرست کارروائی ------------	307
67۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------	309
68۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	310
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
69۔	نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ------------	312

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
70-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)-------------	347
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
71-	ہتک عزت پنجاب بل 2024 کے بارے میں سپیشل کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	361
	تحاریک استحقاق	
72-	سابق ایس ایچ او بھلوال کا معزز رکن اسمبلی سے ناروا سلوک ------------	365
73-	پولیس تھانہ کوٹ سمابا کے اہلکاران کا بغیر وارنٹ معزز رکن اسمبلی کے گھر پر دھاوا، ان کی فیملی کو ہراساں کرنا ------------	366
74-	ڈی پی او خانیوال کا معزز رکن اسمبلی سے ہتک آمیز رویہ ------------	367
	تحاریک التوائے کار	
75-	ضلع مری میں فصلوں اور باغات کو نقصان پہنچانے والے خطرناک جانوروں سے نجات کے اقدامات کا مطالبہ ------------	369
76-	ضلع کوٹ ادو میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال کی بلڈنگ نامکمل ہونے پر خواتین علاج معالجہ کی سہولیات سے محروم ------------	369
77-	ضلع میانوالی، مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال سینئر ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور طبی سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ ------------	370
78-	فیصل آباد میں ریگل چوک لسوڑی شاہ دربار کے نواح میں شہزاد میڈیکل سٹور کے مالکان کا محکمہ صحت کے عملہ کی ملی بھگت سے انسانی زندگیوں سے کھیلنے کا انکشاف ------------	371
79-	لاہور، اپر مال پر واقع جم خانہ کو بااثر افراد کو 50 سالہ لیز پر دیکر ملکی خزانہ کو ماہانہ کروڑوں روپے کے نقصان کا انکشاف ------------	373

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
80۔	ضلع لیہ، THQ فتح پور میں ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل عملہ اور طبی مشینری فراہم کرنے کا مطالبہ	-----------	378
81۔	ڈاکٹر فیصل مسعود ٹیچنگ ہسپتال سرگودھا میں طبی سہولیات مہیا کرنے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	379
82۔	ریسکیو 1122 کے دوران سروس معذور ہونے والے ملازمین کو رسک الاؤنس دینے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)	-----------	379
83۔	Avsitn انجکشن نہ ملنے کی وجہ سے شوگر کے مریض بینائی کے ستے علاج سے محروم (۔۔۔جاری)	-----------	380
	سرکاری کارروائی		
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
84۔	حکومت پنجاب کے مختلف محکمہ جات کی 18-2017، 21-2020 اور 23-2022 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	384
	بحث زیر قاعدہ 87		
85۔	ستھرا پنجاب پروگرام کے تحت دیہاتوں میں صفائی کرنے والے نجی کمپنیوں کے ملازمین کے تحفظات	-----------	385
86۔	لاہور، جنرل ہسپتال کے ملحقہ علاقہ عوامی کالونی میں سیوریج سسٹم بند ہونے سے رہائشی موذی امراض کا شکار	-----------	386
	قاعدہ 87 کے تحت تحریک		
87۔	تحریک التوائے کار نمبر 94,175,188/2024 سے نکلنے والے عوامی اہمیت کے امور پر بحث	-----------	386

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعرات،16۔ مئی2024	
	جلد9: شمارہ 5	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
88۔	فہرست کارروائی -----------	439
89۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	441
90۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	442
	سوالات (محکمہ ٹرانسپورٹ)	
91۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	443
	پوائنٹ آف آرڈر	
92۔	حلقہ پی پی-26 تحصیل پنڈ دادنخان میں کشتی اُلٹنے سے 6 افراد کی ہلاکت ------	470
93۔	شیخوپورہ: پولیس کے روّیہ سے دلبر داشتہ خاتون کی خودکشی -----------	472
	توجہ دلاؤ نوٹس	
94۔	فیصل آباد: ٹھیکری والا چک 71۔ج ب کے رہائشی محمد اعظم نامی شخص کے قتل سے متعلقہ تفصیلات -----------	473
95۔	لاہور: تھانہ فیکٹری ایریا میں دو افراد کے مابین لڑائی اور فائرنگ سے دلاور نامی شخص کے قتل سے متعلقہ تفصیلات -----------	479
	تحاریک التوائے کار	
96۔	مویشی منڈی لیہ میں کرپشن میں ملوث انتظامیہ کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ -----	484
97۔	ضلع میانوالی کچہ گجرات میں BHU کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ -----------	485
98۔	پنجاب کے مختلف اضلاع میں نجی ہوٹلز مالکان کو واسا کی طرف سے بھاری ٹیکس کا سامنا -----------	486

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
99۔	پنجاب انفارمیشن کمیشن 21-2020 , 22-2021اور 23-2022، پنجاب پبلک سروس کمیشن 2022اور محتسب پنجاب کی 2022 کی سالانہ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	488
100۔	انڈیکس	

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(39)/2024/44. Dated:07th May, 2024. The following Order, made by the Acting Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 (a) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Ahmad Khan,** Acting Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **09th May, 2024 (Thursday) at 02:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the	**MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN**
07th May, 2024	**ACTING GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

3

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعرات، 9- مئی 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

GOVERNMENT BUSINESS

(a) EXTENSION OF ORDINANCES

(i) MOTION UNDER RULE 127 OF THE RULES OF PROCEDURE

OF PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB 1997

A MINISTER to move that leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024); and
2. The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 (V of 2024).

4

(ii) RESOLUTIONS UNDER ARTICLE 128 (2) (a) OF THE CONSTITUTION

1. RESOLUTION FOR EXTENSION OF THE PUNJAB HEALTHCARE COMMISSION (AMENDMENT) ORDINANCE 2023 (IV OF 2024)

A MINISTER to move that the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024), promulgated on 22nd February 2024, for a further period of ninety days with effect from 22nd May 2024.

2. RESOLUTION FOR EXTENSION OF THE PUNJAB PRICE CONTROL OF ESSENTIAL COMMODITIES ORDINANCE 2023 (V OF 2024)

A MINISTER to move that the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 (V of 2024), promulgated on 03rd March 2024, for a further period of ninety days with effect from 01st June 2024.

(b) LAYING OF REPORTS

A MINISTER to lay the following Reports:

1. Special Audit Report on LDA City Housing Scheme Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2019-20.

5

2. Special Audit Report on the Accounts of Sustainable Development Goals Achievement Program (SAP), C&W, HUD&PHE, LG&CD Departments and District Health & Education Authorities, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
3. Performance Audit Report on Dualization of Khanewal-Lodhran Bypass Road (94 KM), Communication & Works Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
4. Audit Report on the Accounts of District Councils of Punjab (North), for the Audit Year 2020-21.
5. Audit Report on the Accounts of Municipal Committees of Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sargodha Regions, for the Audit Year 2020-21.
6. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 6 Municipal Corporations of Punjab (North), for the Audit Year 2020-21.
7. Audit Report on the Accounts of Public Sector enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
8. Audit Report on the Accounts of Communication and Works, Housing, Urban Development & Public Health Engineering, Irrigation, Local Government & Community Development and Energy Departments, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
9. Special Audit Report on the Accounts of Rawalpindi Ring Road Project, Housing Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2021-22.
10. Audit Report on the Accounts of 18-District Councils of Punjab (North) for the Audit Year 2019-20.

6

11. Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the Audit Year 2022-23.
12. Performance Audit Report on District Headquarter Hospital Khushab, for the Audit Year 2020-21.
13. Performance Audit Report on Punjab Non-Formal Education Project in the Districts Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura & Nankana Sahib for the Audit Year 2020-21.
14. Performance Audit Report on Sialkot Waste Management Company for the Audit Year 2020-21.
15. Special Study on Human Resource Hiring in District Education and District Health Authorities of District Lahore and Kasur for the Audit Year 2020-21.
16. Special Study Report on Provision of Service Delivery by District Education Authority Bhakkar for the Audit Year 2020-21.
17. Special Study on Human Resource Hiring in District Education Authority and District Health Authority of District Gujranwala for the Audit Year 2020-21.
18. Special Study on Human Resource Hiring in District Health Authority and District Education Authority of District Sialkot for the Audit Year 2021-22.
19. Special Study on Human Resource Hiring in District Education Authority and District Health Authority of Districts Okara & Nankana Sahib for the Audit Year 2021-22.
20. Special Audit Report on the Accounts of District Council Kasur for the Audit Year 2021-22.

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	ملک محمد احمد خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	ملک ظہیر اقبال چنڑ
وزیر اعلیٰ	:	محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئرپرسنز

1۔	جناب غلام رضا، ایم پی اے	:	پی پی۔192
2۔	سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے	:	پی پی۔213
3۔	محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے	:	ڈبلیو۔304
4۔	جناب خرم خان وِرک، ایم پی اے	:	پی پی۔48

کابینہ

1۔ محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی و ترقیات، تحفظ ماحول و موسمیاتی تبدیلی
جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور وزیر اعلیٰ
کے خصوصی اقدامات

2۔ سید محمد عاشق حسین شاہ : وزیر زراعت

3۔ جناب محمد کاظم پیرزادہ : وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-II)2-13/2024 مورخہ 6۔مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 15۔اپریل 2024 کے تحت جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن (وزیر خزانہ) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 2۔مئی 2024 کے تحت جناب صہیب احمد ملک (وزیر مواصلات و تعمیرات) کو (قانون) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

8

4-	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5-	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر
6-	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز
7-	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8-	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9-	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون
10-	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات
11-	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12-	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13-	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل
14-	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
15-	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
16-	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
17-	جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ و پارلیمانی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری جنرل	:	چودھری عامر حبیب
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور)	:	جناب خالد محمود
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

جمعرات،9۔ مئی 2024

(یوم الخمیس،30۔ شوال 1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4 بج کر14 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا
اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝٢
اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٣

سورۃ الحُجُرات (آیات نمبر 1 تا 3)

مومنو! کسی بات کے جواب میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے پہلے نہ بول اٹھا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے (1) اے اہلِ ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر ﷺ کی آواز سے اُونچی نہ کرو۔ اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو اِس طرح اُن کے رُوبرو زور سے نہ بولا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تُمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (2) جو لوگ اللہ کے پیغمبر ﷺ کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں اللہ نے اُن کے دِل تقویٰ کے لئے آزما لئے ہیں اور اُن کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے (3)

وَمَاعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب نعمان علی غوری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب ﷺ نہ ہو گا نہ کہیں ہے
بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرشِ بریں ہے
مِلتا نہیں کیا کیا دوجہاں کو تیرے در سے
اِک لفظ "نہیں" ہے جو تیرے لب پہ نہیں ہے
ہر اِک کو میسر کہاں اُس در کی غُلامی
اُس در کا تو دربان بھی جبریلِ امیں ہے
دِل گریہ کُناں اور نظر سوئے مدینہ
اعظم تیرا اندازِ طلب کتنا حسین ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئر پرسنز کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئر پرسنز

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئر پرسنز نامزد فرمایا ہے:

1۔ جناب غلام رضا، ایم پی اے : پی پی۔192
2۔ سید علی حیدر گیلانی، ایم پی اے : پی پی۔213
3۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین، ایم پی اے : ڈبلیو۔304
4۔ جناب خرم خان ورک، ایم پی اے : پی پی۔48

شکریہ

پوائنٹ آف آرڈر

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

گوادر میں پنجاب کے سات مزدوروں کو قتل کرنے کی مذمت

جناب سپیکر: جی، امجد صاحب! Relevant اور procedure کے متعلق ہو otherwise I will declare it out of order.

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ، میرا پوائنٹ آف آرڈر بہت ضروری ہے۔ یہ پنجاب کا ایوان ہے آج ایک مرتبہ پھر پنجاب کے سات مزدوروں کو گوادر (بلوچستان) میں گولیاں مار کر

قتل کیا گیا ہے۔ دوسری مرتبہ یہ واقعہ ہوا ہے اور روز یہ کہانی ہوتی ہے تو اِس حوالے سے پہلے بھی میں نے ایک قرارداد دی تھی کہ 11 مزدوروں کو بس سے اُتار کر قتل کرنے پر یہ ہاؤس واقعہ کی مذمت کرے۔

جناب سپیکر: امجد صاحب! یہ بڑا sensitive matter ہے تو اِس پر ایسے بات کرنا مناسب نہیں ہے لہٰذا اس حوالے سے آپ through parliamentary tools کوئی چیز لے کر آئیں تو میں اُسے آج ہی take up کروں گا۔ آپ اِس سلسلے میں کوئی بھی بات کرنا چاہتے ہیں but Point of Order پر اِس طرح بات کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہو گا تو آپ تشریف رکھیں اور اِس پر کوئی توجہ دلاؤ نوٹس دے سکتے ہیں یا اِس پر کوئی قرارداد لانا چاہتے ہیں تو لے آئیں۔ آج لانا چاہتے ہیں تو لے آئیں اسے out of turn take up کر لیں گے کیونکہ یہ important بات ہے لیکن پوائنٹ آف آرڈر پر صرف اِس وقت آپ Question Hour سے متعلق بات کر سکتے ہیں not beyond that اِس حوالے سے کچھ تحریری طور پر لے کر آئیں I am instructing the Assembly Secretariat آپ ابھی لے کر آئیں جسے آج ہی take up کریں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں بھی اِسی حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب! آپ دونوں کو club کر کے لے آئیں۔ وہ بھی لے آئیں اور یہ بھی لے آئیں۔ آج ہی دیں it will be taken up today آپ please لے کر آئیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! شکریہ، میں آپ کی توجہ اِس بات کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کی روایات ہیں کہ کوئی بھی sensitive معاملہ یا واقعہ ہو جائے تو اسے پوائنٹ آف آرڈر پر take up کیا جاتا ہے اور اُس پر پوری discussion ہو سکتی ہے۔ آپ نے rules کی بات کی تو آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن آپ اِس اسمبلی کی روایات دیکھیں کہ اِس طرح کے معاملات کو ہمیشہ پوائنٹ آف آرڈر پر take up کیا جاتا ہے اور اُس پر معزز ارکان اگر رائے دینا چاہیں یا آپ اس پر statement دینا چاہیں تو دی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ پہلے دن جب اسمبلی میں ارکان کا حلف ہوا تو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر کہا تھا کہ this House is not complete پھر آپ کا بھی الیکشن ہو گیا we were elected as independent ہم نے join کیا اور اُس کے بعد ہم SIC میں چلے گئے تو ہماری جو seats تھیں because of the decision of the Peshawar High Court تو الیکشن کمیشن نے ہماری مخصوص سیٹیں خیرات میں اُس طرف دے دیں اور وہ ارکان اسمبلی بن گئیں now after the Apex Court decision آنے کے بعد they are suspended, just like if you have suspended any member of the House he can't enter in the House. میرا یہ pertinent question ہے کہ after the decision of suspension of the order by the Apex Court جو کیا ہے there is no moral, legal and constitutional justification for those members to sit in the House. I would request the honorable Speaker to identify those seats جو 22 یا 23 تھیں اور خیرات میں دی گئی تھیں they should stand up now and they should leave the House if somebody is here from them. I think, this is very important legal, constitutional, moral and political question because we were just deprived from the seats illegally and immorally. Now as the decision has been made by the Supreme Court of Pakistan they have no locus standi to sit in this House or to come. I would say, this is the duty of the Speaker to get that money out, the hard paid money from the taxes was paid and they have utilized that money without contributing any legal thing in the House. I would say you are bound to take action and see if any

of those members elected on our seats is sitting here or not. If they are sitting here they should be moved out because no stranger can sit in this House.

محترمہ رُشدہ لودھی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: رُشدہ صاحبہ! ایک منٹ بیٹھیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ آپ کل lawyers والے issue پر بات کرنا چاہ رہی ہیں I will give you the floor سعید اکبر خان نوانی صاحب نے بھی بات کی اور رانا آفتاب صاحب نے بھی بات کی تو I take it first, as what you said سپریم کورٹ کا جو فیصلہ آیا ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ اُن processes میں جس میں voting involve ہیں اُس میں participate نہیں کریں گے۔ ہم نے اس ابہام کو دور کرنے کے لئے ان سے opinion لینے کے لئے بھیجا ہے۔ جو پہلے ہم پر پابندی تھی because in certain acts, this office and this House has to act in accordance with the notifications of the Election Commission. وہ ہم پر پابندی ہے۔ as long as they were notified by the Election Commission we were under obligatory duty to administer the oath. We did that اب یا تو سپریم کورٹ الیکشن کمیشن کے فیصلے کو بالکل de-notify کرنے کا کہہ دیتی تو اور بات تھی۔ اب سپریم کورٹ نے صرف اس حد تک کہا اور ساتھ ہی ایک directive nature دے دیا کہ یہ کون کون سے functions perform نہیں کریں گے۔ Let's say in any bill they cannot vote, in money bills they cannot vote. اب ہم نے اس کی clarification کے لئے لکھ کر بھیجا ہے we have asked the Advocate General Office also and Law Department کہ وہ اس پر ہمیں clarification بھجوا دیں کہ اس آرڈر کی interpretation کیا ہے۔ اگر وہ آرڈر یہ کہے گا کہ the notification has been suspended تو الیکشن کمیشن پہلے اِن کو de-notify کرے گا۔ For this purpose that they are not allowed to come and sit they have to be de-notified.

As long as they are not de-notified, I don't have any authority to say that they are de-notified.(نعرہ ہائے تحسین)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I would not accept any interpretation from you. جب آپ کے پاس کوئی ایسا issue آتا ہے تو You just say Attorney General, Advocate General. We are also from the same profession. میرا issue یہ ہے کہ is there any moral, legal, justification of those members to sit in the House. When they cannot vote, they cannot participate.

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ This will come to the repetition of what you earlier said آپ کا یہ سوال کہ کیا ان کا ہاؤس میں رہنے کا کوئی اخلاقی اور سیاسی جواز بنتا ہے؟ If election commission is ordered to de- notify by the Supreme Court. Election Commission will act in accordance and we will do so.

MR AFTAB AHMED KHAN: I agree with you that until or unless they are de-notified. The British constitution is not a written constitution that is governed by unwritten constitution. There are some customs, traditions and conventions. So, what is the benefit of sitting here when you cannot vote for anything?

جناب سپیکر: رانا صاحب! For that reason میں ایک بات آپ سے کہہ دوں۔ جیسے ابھی سعید اکبر خان صاحب ہمارے senior most member ہیں he is a member of this House from last 8 consecutive Assemblies. آپ کا بھی یہاں ایک پرانا تعلق ہے۔ میرا یہ ماننا ہے دیکھیں، جب آپ برٹش سسٹم کی example quote کر رہے ہیں، اُن کا اور ہمارا فرق یہ ہے کہ وہ ایک unwritten Constitution کے ساتھ جس میں conventions کو، precedents کو واضح طور پر ایک law کی sanctity حاصل ہے۔ ہمارے پاس ایک

written set of Constitution ہے، written set of Rules of Procedure ہے۔ ہمیں اس کے مطابق جانا ہے۔ ابھی جو سعید اکبر خان صاحب کہہ رہے ہیں کہ اِس ہاؤس کی روایت رہی ہے کہ اگر کوئی بڑا urgent nature کا ایسا مسئلہ آجائے جو باعث تشویش ہو تو یہ پورا ہاؤس پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات اٹھاتا ہے اور بحث بھی کرتا ہے لیکن میں اُن سے اس بات پر اختلاف کرتا ہوں۔ میں بھی اس ہاؤس کا 2002 سے ممبر آرہا ہوں۔ Rules of Procedure کے مطابق اگر کسی نے پوائنٹ آف آرڈر لینا ہے تو وہ پوائنٹ آف آرڈر یعنی ابھی question hour ہے اور اس دوران اگر ہم کوئی اور procedure take up کر لیں تو procedure کے in accordance with لانے کے لئے آپ پوائنٹ آف آرڈر لے سکتے ہیں that is just for the correctness of procedure. اگر آپ کے پاس زیرو آور ہے، امجد علی جاوید صاحب has the right, he can bring in the resolution یہ آکر کہہ سکتے ہیں کہ میں قرارداد پیش کرتا ہوں لہٰذا آپ پوری کارروائی معطل کر دیں کہ یہ اندوہناک واقعہ بلوچستان میں پیش آیا۔ I will. Why wouldn't I? But it has to be governed by the Rules of Procedure

تو آپ نے جو یہ لیا unless it is notified, unless they are de notified. I am bound to act as the order says. (نعرہ ہائے تحسین)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ نے agree کیا ہے۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! یہاں پارلیمانی امور کے منسٹر ہیں وہ بھی اس پر اپنی رائے دے دیں۔ I should stop acting as a Law Minister now. I should stop acting as government now. Government should tell.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے خود بھی کہا ہے کہ ہمارے سینئر ممبر نوانی صاحب نے کہا ہے کہ اگر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ میں بھی آپ کے اس point of view سے agree کروں گا

کہ آپ نے clearly امجد جاوید صاحب کو یہ کہا ہے کہ وہ اِس پر قرارداد لے آئیں اور اس کو out of turn لے لیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ زیادہ بہتر ہے اگر اِس کو ایسا کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کو پتا ہے کہ مجھے اِس ہاؤس کو بھی چلانا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے کیا میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر کا مسئلہ تھا؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کا نہیں بلکہ انہوں نے سعید اکبر نوانی صاحب کا جواب دیا ہے اور آپ کا جواب میں نے دے دیا۔

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اِن کے جواب دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب جاوید نیاز منج کا ہے۔ وہ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب جاوید نیاز منج: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 97 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد حلقہ پی پی۔107 کے چکوک 264، 265، 267، 270، 280 کی سیم زدہ زمین سے متعلقہ تفصیلات

*97: **جناب جاوید نیاز منج:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔107 فیصل آباد سمندری روڈ پر چک نمبر 264 ر،ب (ناگاں) میں 17 مربع زرعی زمین سیم کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں ہی چک نمبر 270 ر،ب (ماجھی وال) میں 18 مربعے زرعی رقبہ سیم کا شکار ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر280ر،ب(اللیاں والی) میں06اور چک نمبر265ر،ب (بڑی ناگاں) میں04 مربعے زرعی زمین سیم کی وجہ سے ناقابل کاشت ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک نمبر 267ر،ب (جالندھر) میں 16 مربعے زمین سیم کے پانی کی وجہ سے ناکارہ ہو چکی ہے؟

(ہ) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت متاثرہ زرعی اراضی سے سیم کے خاتمہ کے لئے کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) چک نمبر264ر،ب(ناگاں) میں سے چند ایک مربع جات سیم زدہ ہیں۔ مزید بر آں اس علاقہ کے موجودہ زمینی سیم نالہ کے بیڈ لیول سے نیچے ہونے کے باعث پانی کی نکاسی موجودہ سیم نالہ میں بذریعہ سیپج (Seepage) نہیں ہو پاتی جس کی وجہ سے زمین قابل کاشت نہ ہے۔

(ب) چک نمبر 270 ر،ب (ماجھی وال) میں سے چند ایک مربع جات سیم زدہ ہیں۔ مزید بر آں اس علاقہ کے موجودہ زمینی لیول سیم نالہ کے بیڈ لیول سے نیچے ہونے کے باعث پانی کی نکاسی موجودہ سیم نالہ میں بذریعہ سیپج نہیں ہو پاتی جس کی وجہ سے زمین قابل کاشت نہ ہے۔

(ج) چک نمبر 280 رب (اللیاں والی) اور چک نمبر 265 رب (بڑی ناگاں) میں سے چند ایک مربع جات سیم زدہ ہیں۔ مزید بر آں اس علاقہ کے موجودہ زمینی لیول سیم نالہ کے بیڈ لیول سے نیچے ہونے کے باعث پانی کی نکاسی موجودہ سیم نالہ میں بذریعہ سیپج (Seepage) نہیں ہو پاتی جس کی وجہ سے زمین قابل کاشت نہ ہے۔

(د) چک نمبر 267 رب (جالندھر) میں سے چند ایک مربع جات سیم زدہ ہیں۔ مزید بر آں اس علاقہ کے موجودہ زمینی لیول سیم نالہ کے بیڈ لیول سے نیچے ہونے کے باعث پانی کی نکاسی موجودہ سیم نالہ میں بذریعہ سیپج (Seepage) نہیں ہو پاتی جس کی وجہ سے زمین قابل کاشت نہ ہے۔

(ہ) مذکورہ بالا صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے محکمہ آبپاشی نے مذکورہ چکوک کے علاوہ بہت سارے چکوک کے علاقہ جات کو قابل کاشت بنانے کی غرض سے ایک عدد ترقیاتی سکیم (Restoration of Water Logged Area in District Faisalabad) بذریعہ سمندری ڈرینج ڈویژن، فیصل آباد زون مرتب کی ہے۔ جس کے دائرہ کار میں نو ڈرینوں کی جدید تقاضوں پر بحالی اور دو نئی ڈرینوں کی تعمیر شامل ہے۔ مذکورہ بالا علاقے کی فیزیبلٹی (Feasibility) سٹڈی کے لئے کنسلٹنٹ فرم کا انتخابی عمل مکمل ہو چکا ہے۔ انتخابی عمل مکمل ہونے کے بعد فیزیبلٹی (Feasibility) سٹڈی کو مکمل ہونے میں 4 ماہ درکار ہونگے۔ فیزیبلٹی (Feasibility) سٹڈی کی سفارشات کی روشنی میں PC-I مرتب کیا جائے گا اور مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد سیم زدہ علاقے کی بحالی کا کام شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ ہم ایک پراجیکٹ بنا رہے ہیں اور اس کی feasibility study مکمل کرنے کے لئے چار ماہ درکار ہوں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ میں نے اس سلسلہ میں تحریک التوائے کار بھی دی ہوئی ہے تو جب تک اس کی feasibility report نہیں آجاتی اس سوال کو ملتوی کر دیا جائے کیونکہ ہم feasibility report دیکھ کر ہی آگے چلیں گے کہ محکمہ اس میں کس حد تک serious ہے اور اُن کی اس میں کیا input ہے۔

جناب سپیکر: کیا آپ اس کے جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔ میں اس سوال کو واپس نہیں لینا چاہتا بلکہ اس کو pend کروانا چاہتا ہوں جب تک feasibility report نہیں آجاتی۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pend کر دیتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! اس کی feasibility مکمل ہو گئی ہے اور ہم نے اس کو award کرنا ہے۔۔

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! میرے سوال کو pend کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس کو pend کر دیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ہماری Departmental Development Sub-Committee نے اِس کا PC-1 approve کر لیا ہے اور ہم نے آگے کام award کر دیا ہے۔ consultant اس پر رپورٹ دے گا اور وہ جو ہمیں advice کرے گا کہ ہم اس کا کیا solution نکالیں پھر ہم اس پر آگے proceed کریں گے۔ لہٰذا اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! وہاں ایک ہزار پانچ صد سے زیادہ چھوٹے مالکان ہیں جن کا یہ رقبہ برباد ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کی feasibility study بن گئی ہے۔

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! اس رقبے میں دو دو فٹ سیم کا پانی کھڑا ہے، رقبہ ناقابل کاشت ہے، لوگوں کا روزگار وہاں ختم ہے اور اس سے صحت کے مسائل بھی پیدا ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ درست فرما رہے ہیں۔ یہ جو سکاف کے ڈرین بنے تھے یہ seventy's اور eighty's کے era میں بننے تھے۔ یہ صحیح کہہ رہے ہیں کہ جب اس کو بنایا جاتا تھا تو جو ہمارا surface level ہے اس پر بنایا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! اگر surface level پر ہوتا تو یہ سیم نالے اس کا purpose fulfill کر رہے ہوتے۔ یہ درست کہہ رہے ہیں کہ وہ سیم نالے purpose fulfill نہیں کر رہے، وہاں سے جو water logging ہوئی ہے اور excess پانی ہے وہ اس کو باہر drain out نہیں کر رہے اس حد تک معزز ممبر صاحب صحیح فرما رہے ہیں لیکن جہاں تک اس کے solution کا تعلق ہے تو ہم نے اس کے PC-1 کی approval دے دی ہے اور اس کے لئے consultant hire کرنے کا process start ہو چکا ہے تو اب آپ اس سوال کو pending نہ کروائیں کیونکہ جب process start ہو جاتا ہے تو وہ اپنی study کر کے اس کا solution advice کریں گے کہ آیا ہم نے وہاں پر ٹیوب ویلز لگانے ہیں یا کیا کرنا ہے۔ محکمہ اس کا solution نکالنے میں serious ہے اور ہم ان شاءاللہ اس کا solution نکالیں گے۔

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میرا supplementary question ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال کے جز (ح) ہے تو اس میں کیا منسٹر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ پورے پنجاب سے آل شریف نے ضلع رحیم یار خان میں شوگر ملیں install کر دی ہیں اور جو کاٹن ایریا تھا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ ان ملوں کی وجہ سے وہاں بھی waterlogged area بہت زیادہ ہو گیا اور پانی زمین سے اوپر آ گیا ہے تو کیا وہاں ضلع رحیم یار خان میں بھی restoration waterlogging area کے لئے سروے کرانے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال سے زیادہ point scoring والا question ہے تو مجھے معزز ممبر بتا دیں کہ جہاں پر شوگر ملوں کی وجہ سے waterlogging ہو رہی ہے؟ میں خود بھی کاشتکار ہوں اور میں نے تو آج تک نہیں سنا کہ کہیں شوگر مل لگنے کی وجہ

سے waterlogging ہو گئی ہو۔ waterlogging کے اور issues ہوتے ہیں اور اس کی اور وجوہات ہوتی ہیں۔ شوگر ملز کی وجہ سے تو کوئی سیم نہیں ہوتا اگر پھر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر ان کا کوئی سوال بنتا ہے تو یہ fresh question بنتا ہے یہ fresh question دے دیں اور ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جب گنے کی کاشت بڑھتی ہے تو اس کو پانی کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور لوگ پانی اس کو زیادہ لگاتے ہیں جس سے waterlogging area ہوتا ہے۔ ماشاءاللہ اگر آپ زمیندار ہیں تو آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ جہاں پر گنے کی کاشت زیادہ بڑھ رہی ہے، کیونکہ پہلے وہ کاٹن ایریا تھا اور جب سے وہ شوگر ایریا میں convert ہوا ہے تو وہاں پر waterlogging area زیادہ ہو رہا ہے بجائے deep پانی جانے کے پانی اوپر آرہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ اس پر fresh question دے دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! نہیں، میں آپ کو اس کا جواب عرض کر رہا ہوں کہ جو crop patterns ہیں اس پر separate rules ہیں اس کا agriculture department فیصلہ کرے گا ہمارا اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اپنے outlet پر پانی دینے کا پابند ہے۔ یہ ان کا question بنتا ہی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے ہے اگر ان کو crop patterns پر اعتراض ہے کہ وہاں پر کون سی فصل کاشت کی جانی چاہئے یا نہیں کی جانی چاہئے تو یہ ایک علیحدہ بحث ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، next question جناب احسن رضا خان کا ہے سوال نمبر بولئے گا۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 221 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور: 2019 سے اب تک مائنز اور انہار کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

***221: جناب احسن رضا خان:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-180 قصور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کون کون سی مائنز اور انہار کی بھل صفائی کی گئی ان کے نام اور سال وار ہر دفعہ کتنی رقم بھل صفائی کی مد میں خرچ کی گئی؟

(ب) ان پانچ سالوں کے دوران کتنے فنڈز قصور ڈسٹرکٹ کے لئے مختص کئے گئے اور کتنے فنڈز پی پی-180 میں کس کس مائنز اور راجباہ و انہار پر خرچ کئے گئے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) یکم جنوری 2019 سے لے کر اپریل 2024 تک جن مائنرز اور انہار کی بھل صفائی کرائی گئی۔ ان کاموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2019-20 سے لے کر 2023-24 تک قصور کینال ڈویژن کو مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال	رقم (ملین روپے)
2019-20	1.454
2020-21	1.700
2021-22	13.773
2022-23	12.842
2023-24	19.576

پی پی-180 میں مائنرز اور راجباہ پر خرچ کئے گئے فنڈز کی تفصیلات سوال کے جز الف میں درج ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب احسن رضا خان!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! سوال یہ ہے کہ (الف) پی پی-180 قصور میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کون کون سی مائنز اور انہار کی بھل صفائی کی گئی ان کے نام اور سال وار ہر دفعہ کتنی رقم بھل صفائی کی مد میں خرچ کی گئی؟

(ب) ان پانچ سالوں کے دوران کتنے فنڈز قصور ڈسٹرکٹ کے لئے مختص کئے گئے اور کتنے فنڈز پی پی-180 میں کس کس مائنز اور راجباہ و انہار پر خرچ کئے گئے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! اگر وہ چاہتے ہیں کہ میں جواب ان کے لئے پڑھ دوں تو جواب یہ ہے کہ مالی سال 20-2019 میں 1.454 ملین روپے خرچ کئے، 21-2020 میں 1.700 ملین روپے خرچ کئے گئے، 22-2021 میں 13.773 ملین روپے خرچ کئے گئے، 23-2022 میں 12.842 ملین روپے خرچ کئے گئے اور ہم نے 24-2023 میں 19.576 ملین روپے خرچ کئے ہیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھوں گا کہ یہ جو مختص کی گئی رقم ہے، اس حوالے سے آگے انہوں نے جو رپورٹ پیش کی ہے اور یہ جو اخراجات ہیں یہ same same ہیں۔ آپ یہ figures دیکھ لیں کہ مالی سال 20-2019 میں 1.454 ملین روپے مختص کئے گئے، جو اخراجات ہیں وہ بھی 1.454 ملین روپے ہوئے ہیں اور آگے 21-2020 میں 1.700 ملین روپے مختص کئے گئے اور اتنے ہی خرچ کئے گئے تو مجھے یہ بتائیں کہ یہ اخراجات same same کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ سارا fake جواب ہے لیکن وہاں پر حقائق یہ ہیں کہ جو میرے مائنرز اور انہار کی یہ ground پر ان کی کوئی صفائی نہیں کرتے اور یہ ساری رقم محکمے نے ہڑپ کی ہے۔ یہ total fake answer ہے تو میں وزیر موصوف سے کہوں گا کہ اس کی دی گئی تفصیل پر محکمے میں کمیٹی بنائی جائے اور موقع پر جا کر visit کرے کیونکہ میری وہاں constituency ہے، میں نے on the ground چیک کیا ہے اور وہاں پر بالکل کوئی کام نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر اس میں 2019 لے کر 2023 تک چیک کرانے کا کہہ رہے ہیں تو اس کو چیک اس لئے نہیں کیا جا سکے گا کیونکہ یہ ہر سال desilting کا ongoing process ہوتا ہے جس کے بارے میں ان کا سوال ہے۔ وہ

desilting کا پروگرام ongoing ہی ہے اس لئے کہ وہ دوبارہ silt up ہو جاتا ہے۔ اب اس کو تو چیک نہیں کیا جا سکتا لیکن جو 24-2023 میں 19.576 ملین روپے خرچ کیا گیا ہے اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو میں اس پر ایک کمیٹی بنا کر وہاں پر بھیج دیتا ہوں اور اسے چیک کروا لیتے ہیں۔ اگر یہ چاہیں گے تو میں اس کا جواب ان کے ساتھ شیئر کر دوں گا کہ اس سال جن مائنرز کی بھل صفائی کی ہے تو وہ پہلے پانی کتنا اٹھا رہے تھے اور اب بھل صفائی کے بعد کتنا پانی اٹھا رہے ہیں۔ یہ تمام چیزیں ان کے ساتھ شیئر کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب احسن رضا خان! آپ منسٹر صاحب کی بات سے مطمئن ہیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم پچھلی رپورٹ چیک نہیں کر سکتے تو وہ کس rule کے تحت پچھلی رپورٹ چیک نہیں کر سکتے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں نے کسی rule کا حوالہ نہیں دیا۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ یہ natural phenomena ہے کہ ہر سال نہروں میں silt آتا ہے اور وہ دوبارہ silt up ہوتی ہیں۔ اب 20-2019 میں جو 1.454 ملین روپے خرچ کئے گئے تھے تو میرے علم نہیں ہے کہ کوئی ایسا mechanism ہے کہ اس کو بھی چیک کیا جا سکتا ہے تو یہ تجویز فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اگر کوئی confusion ہے تو آپ احسن رضا خان کو بلا لیں اور ان کی confusion دور کر دیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! دیکھیں، مجھے بلانے کی ضرورت نہیں ہے یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔ یہ ہر حلقے میں ایسے ہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: احسن رضا خان! یہ پنجاب کی بھلائی کے لئے تو بات ہو رہی ہے۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں کہ یہ ایک کمیٹی تشکیل دیں، یہ بھل صفائی کی صورت میں ایس ڈی او سے لے کر، ایکسیئن سے لے کر، ایس ای سے لے کر سیکرٹری تک گورنمنٹ کا کروڑوں روپے کھاتے ہیں اور انہوں نے پنجاب کی انہار کا جو برا حشر کیا ہوا ہے، یہاں ایوان میں موجود تمام ممبران بیٹھے ہوئے ہیں، آپ بھی کسان اور زمیندار ہیں، آپ اس کے لئے

ایک کمیٹی بنائیں تا کہ وہ field میں جا کر چیک کرے کہ یہ on ground کام کرتے ہیں یا نہیں کرتے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ہمارے ملک میں الزام لگانا سب سے آسان ترین کام ہے، پیسے کھا جاتے ہوں گے میں یہاں پر کسی کی صفائی پیش کرنے کے لئے نہیں کھڑا ہوا۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں 24-2023 after many years میں ہم نے ایک full fledge بھل صفائی کے لئے drive چلائی ہے جس کو ہمارے consultant جس میں نیسپاک، پاکستان آرمی اور لمز نے ہمیں check کیا ہے انہوں نے ہمارے کام کو satisfactory قرار دیا ہے لیکن ہم نے صرف اس پر ہی rely نہیں کیا بلکہ جس طرح معزز رکن کا concern ہے تو بطور کسان میرا بھی وہی concern ہے ہم نے اس پر جو کام کیا ہے اس حوالے سے اگر یہ کہیں گے تو ہم figures بھی دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. Order please. Order please. رانا شہباز صاحب! آپ اور سب معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے اگر یہ کہیں گے تو ہم نے جہاں جہاں بھل صفائی کروائی ہے ہم figures بھی دے دیں گے، وہاں پر نہریں صفائی سے پہلے کتنا پانی اٹھا رہی تھیں اور اب صفائی کے بعد وہ کتنا پانی اٹھا رہی ہیں، ہم آپ کو باقاعدہ statistics کے ساتھ ریکارڈ پیش کر دیں گے ؟ اس کے باوجود اگر معزز ممبر کا یہ خیال ہے کہ اس حوالے سے کوئی کمیٹی بننی چاہئے تو محکمہ کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے، شفافیت کے لئے جو بھی کیا جائے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! چلیں، ٹھیک ہے آپ پھر اس حوالے سے ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال پر پہلے ہی چار ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ آپ اگلے سوال میں اپنا ضمنی سوال کر لیں۔ اگلا سوال بھی جناب احسن رضا کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 224 ہے۔

جناب احمر بھٹی: جناب سپیکر! میرا ایک ضروری ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹی صاحب! اب معزز ممبر نے سوال نمبر بول دیا ہے لہٰذا آپ اسی سوال میں اپنا ضمنی سوال کر لیں۔

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 224 ہے اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

قصور: محکمہ انہار کی سرکاری اراضی اور اس پر غیر قانونی قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

224*: جناب احسن رضا خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔80 قصور میں محکمہ آبپاشی اور انہار ونگ کی کتنی اراضی کس کس جگہ ہے تفصیل جگہ وار اور ایکڑ وار فراہم کریں؟

(ب) یہ رقبہ کن کن افراد کے قبضہ میں ہے اور ان سے سالانہ کتنی رقم محکمہ وصول کس مد میں کر رہا ہے؟

(ج) کتنا رقبہ سرکار کے قبضہ میں ہے اور اس رقبہ پر کیا کاشت کیا جا رہا ہے کتنا رقبہ بنجر اور غیر آباد کہاں کہاں پڑا ہے سرکاری رقبہ کے استعمال کی پالیسی کیا ہے اگر کوئی پالیسی نہ ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کتنے رقبہ پر کن کن افراد نے غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہے ان افراد کے نام، رقبہ کی تفصیل جگہ وار بتائیں اور ان سے رقبہ سرکاری کیوں واگزار نہیں کروایا جا رہا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف)،(ب)،(ج)،(د) محکمہ انہار قصور کینال ڈویژن میں تمام غیر استعمال شدہ رقبہ بحوالہ چٹھی نمبری SO(REV)(I&P)12-70/09 مورخہ 17.02.2010 محکمہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دی گئی تھی۔ لہٰذا محکمہ انہار قصور کینال ڈویژن ڈی سی سی قصور کے پاس کسی بھی فرد کو سرکاری رقبہ الاٹ / نیلام کرنے کے اختیارات

نہ ہیں اس تمام رقبے کی الاٹمنٹ / نیلامی کرنے کی اور ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے کی تمام ذمہ داری محکمہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میرے سوال کے جواب میں انہوں نے ایک چٹھی کا حوالہ دیا ہے۔ (الف)، (ب)، (ج)، (د) محکمہ انہار قصور کینال ڈویژن میں تمام غیر استعمال شدہ رقبہ بحوالہ چٹھی نمبری SO(REV)(I&P)12-70/09 مورخہ 17.02.2010 محکمہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دی گئی تھی لہٰذا محکمہ انہار قصور کینال ڈویژن ڈی سی قصور کے پاس کسی بھی فرد کو سرکاری رقبہ الاٹ / نیلام کرنے کے اختیارات نہ ہیں اس تمام رقبے کی الاٹمنٹ / نیلامی کرنے کی اور ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کرانے کی تمام ذمہ داری محکمہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی ہے لیکن میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں ان سے پوچھا تھا کہ محکمہ آبپاشی اور انہار ونگ کی کتنی اراضی کس کس جگہ ہے؟ سب سے پہلے یہ مجھے بتائیں کہ انہوں نے یہاں پر ایک چٹھی کا حوالہ دیا ہے تو یہ land کس rule کے تحت محکمہ آبپاشی سے، صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے ڈی سی قصور کو ٹرانسفر کی گئی ہے، کیا اس حوالے سے ان کے پاس کوئی انتقال نمبر یا اور کوئی حوالہ ہے، یہاں جواب میں صرف ایک چٹھی کا حوالہ دیا گیا ہے، پھر میں نے ان سے یہ پوچھا تھا کہ محکمہ سالانہ کتنی رقم کس مد میں کر رہا ہے، اب اس کے جواب میں بھی انہوں نے صرف چٹھی کا حوالہ دیا ہے تو پھر مجھے اس چٹھی کی تفصیل بتائی جائے کہ یہ چٹھی کیا ہے اور یہ کس نے لکھی ہے اور کس قانون کے تحت لکھی ہے، ایک محکمہ جب دوسرے محکمے کو land handover کرتا ہے تو وہ کسی قانون کے تحت کرتا ہے اور جب کوئی land transfer ہوتی ہے تو اس کا کوئی انتقال نمبر بھی ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا تھا کہ قصور میں محکمہ انہار کا کتنا رقبہ موجود ہے اور باقی ان کے جتنے بھی سوال ہیں وہ اسی سے relevant ہیں یعنی اگر ہمارے پاس رقبہ ہوتا تو پھر ہمارے پاس اس کی سالانہ آمدن کی تفصیل ہوتی تب میں ان کی خدمت میں وہ

تفصیل پیش کرتا؟ اگر ہمارے پاس رقبہ ہوتا اور وہ رقبہ ہم نے اگر کسی کو الاٹ کیا ہوتا تو پھر اس کی تفصیل میں ان کی خدمت میں پیش کرتا، اگر وہ رقبہ کسی شخص کو lease پر دیا ہوتا تو اس شخص کا نام میں ان کی خدمت میں پیش کرتا، یہ 2010 ہم نے رقبہ department to department دیا ہے اس جواب میں ہم نے اصل چٹھی لگائی ہے جو ان کے پاس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایک منٹ ذرا بیٹھ جائیں۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ Question Hour جاری ہے اور یہاں پر ہر معزز ممبر خوش گپیوں میں مصروف ہے، اگر آپ نے گپ شپ لگانی ہے تو لابیز موجود ہیں آپ kindly اُدھر تشریف لے جائیں۔ خاموشی اختیار کریں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! یہ چٹھی ہم نے ان کو دے دی ہے اور یہ کس قانون کے تحت ہم نے ان کو land دی ہے اور اس کی approval کیسے ہوئی ہے اس کی اگر یہ تفصیل چاہتے ہیں تو یہ fresh question بنتا ہے۔ ہمارے سے انہوں نے یہ پوچھا تھا کہ محکمہ آبپاشی کی وہاں پر کتنی اراضی ہے ؟ ہم نے وہ اراضی 2010 میں ایک چٹھی کے تحت ریونیو ڈیپارٹمنٹ کو منتقل کر دی ہے یعنی department to department ہم نے منتقل کر دی ہے تو وہ کس قاعدہ قانون کے تحت کی گئی ہے اس حوالے سے یہ fresh question دے دیں کہ یہ اراضی ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے کس قانون کے تحت لی گئی ہے ہمارے part پر جو کچھ ہو گا وہ میں ہاؤس کے سامنے ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خان صاحب!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھ کچھ اور رہا ہوں لیکن یہ جواب کچھ اور دے رہے ہیں۔ میں پوچھ رہا ہوں کہ ہمارا محکمہ آبپاشی کا کتنا رقبہ ہے جو کہ لوگ کاشت کر رہے ہیں اور اس کا ریونیو کون اکٹھا کرتا ہے اور اگر ان کے پاس اس زمین کا possession ہے تو یہ کس قانون کے تحت ہمارے خزانے میں جو جمع ہوتا ہے یہ ہزاروں ایکڑ کی تعداد میں ہے مگر یہ کہہ رہے ہیں کہ

(اذان عصر)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں زیر بحث سوال پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جز **الف، ب، ج، د اور ہ** کا اکٹھا جواب دیا گیا ہے۔ اس میں ہے کہ محکمہ انہار۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! پلیز ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ رانا شہباز صاحب! آپ ہاؤس سے باہر فوٹو سیشن کرا لیتے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ تو انتہائی نامناسب بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز ہاؤس کے decorum کا دھیان کر لیں۔ بہت شکریہ

محترمہ کوثر جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے تو اذان کا بھی خیال نہیں کیا۔ ایوان میں اذان کی آواز آ رہی تھی اور یہ شور شرابہ کر رہے تھے اور فوٹو بنانے میں مصروف تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ سب کو اذان کا خیال کرنا چاہئے۔ احسن صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! اس طرح نہ کریں پلیز تشریف رکھیں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! یہاں پر معطل ممبران بیٹھی ہوئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ وقفہ سوالات میں interrupt نہ کریں اور سب کو بٹھائیں۔ Order in the House, order in the House. رانا صاحب! آپ ہاؤس کے decorum کا دھیان کریں، پلیز آپ ہاؤس کے decorum کا دھیان کریں اور تشریف رکھیں۔ سمیع اللہ خان صاحب ضمنی سوال کر رہے ہیں۔ آپ نے جو بات بھی کرنی ہے وقفہ سوالات کے بعد کریں۔ پلیز تشریف رکھیں۔ میجر صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ آپ اس طرح نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی اور احتجاج شروع کر دیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا شہباز صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ یہاں پر کوئی غیر پارلیمانی بات نہیں ہوئی۔ رانا شہباز صاحب! آپ اس طرح گفتگو نہیں کر سکتے۔ پلیز تشریف رکھیں۔ ملک احمد خان بھچر صاحب!، قریشی صاحب! آپ ممبران کو بٹھائیں۔ آپ اس طرح نہ کریں، رانا صاحب! آپ اس طرح نہ کریں۔ رانا شہباز صاحب! میں آپ کو بتا رہا ہوں آپ یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔ رانا صاحب! آپ ٹھیک نہیں کر رہے۔ آپ ہاؤس کے decorum کا دھیان کریں، رانا صاحب! آپ ہاؤس کے decorum کا دھیان کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف سپیکر ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی کرنے لگے)

رانا صاحب! ملک احمد خان بھچر صاحب! .This is not a way یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ وقفہ سوالات کے درمیان کھڑے ہو جائیں اور احتجاج شروع کر دیں۔ آپ احتجاج کریں لیکن یہ بڑی زیادتی والی بات ہے۔ آپ کے ہی colleague کے سوالات ہیں۔ آپ ہاؤس کے decorum کا دھیان کریں۔ رانا شہباز صاحب، ملک احمد خان بھچر صاحب! پلیز آپ معزز ممبران کو اپنی اپنی سیٹوں پر بٹھائیں۔ آپ اس طرح نہ کریں، سپیکر ڈائس کے سامنے سے ہٹ جائیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کی معزز خواتین ممبران بھی اپنی اپنی سیٹوں سے آگے آگئیں اور نعرے بازی شروع کر دی)

معزز خواتین ممبران! اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ رانا شہباز صاحب! تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے گئے)

سمیع اللہ خان صاحب! آپ ضمنی سوال کر رہے تھے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وہ وضاحت ہو گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ آشفہ ریاض کا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ بازی)

معزز ممبران! تشریف رکھیں۔اب آپ کا احتجاج ہو گیا ہے۔ملک احمد خان صاحب! آپ کا احتجاج ہو گیا، videos بن گئیں اور clips بھی بن گئے ہیں لہٰذا اب اپنے ممبران کو بٹھائیں۔مہربانی کرکے خاموشی اختیار کریں۔محترمہ آشفہ ریاض! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! سوال نمبر 228 اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: دریائے راوی پر بھسی بند کی تعمیر و تکمیل سے متعلقہ و دیگر تفصیلات

***228: محترمہ آشفہ ریاض:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی پر بھسی بند کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی تعمیر تین سال قبل شروع کی گئی تھی مگر ابھی تک یہ بند مکمل نہیں ہوا ہے؟

(ب) یہ منصوبہ کتنی مالیت کا ہے کب مکمل ہونا تھا اس پر کتنا کام ہوا ہے کتنا کام بقایا ہے اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے بروقت کام مکمل نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس منصوبہ کی تکمیل سے ہزاروں ایکڑ زرعی اراضی اور عوام کو فائدہ ہونا تھا؟

(د) کیا حکومت اس کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے اس کی راہ میں جو رکاوٹیں حائل ہیں ان کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور فنڈز فراہم کرنے کے لئے بھی تیار ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ موضع بھسی بند تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بچاؤ کے لئے تین عدد سٹون سٹڈ (Stone Stud) کی تعمیر کا کام 2022 میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت شروع کیا گیا تھا۔ جس پر کام موقع پر مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) اس منصوبے کی کل مالیت 34.036 ملین روپے تھی۔ جس کی فنڈنگ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت ہوئی۔زیر بحث کام اپریل 2022 میں منظور ہوا اور اس پر کام ٹینڈر پراسس کے بعد مئی 2022 کے آخری ہفتہ میں شروع ہوا۔ کام کی میعاد

جولائی 2022 تک تھی۔ لیکن کام فلڈ سیزن سے پہلے وقت کی کمی کے باعث مکمل نہ ہو سکا۔ اس کے بعد مالی سال 23-2022 فنڈز التوا کا شکار ہو گئے جن کی وجہ سے دوبارہ کام اپریل 2023 میں دوبارہ شروع ہوا اور مالی سال 23-2022 کے اختتام تک اس منصوبے پر سو فیصد کام مکمل ہو چکا تھا۔ اس منصوبہ پر 29.806 ملین روپے رقم خرچ ہوئی۔ مزید یہ کہ موضع بھسی کاٹھیہ کے علاقے میں دریائے راوی کا کٹاؤ رک چکا ہے اور منصوبہ اپنے مقاصد حاصل کر چکا ہے۔

(ج) جی ہاں ! اس منصوبہ کے فوائد درج ذیل ہیں بند بنانے کے مقاصد سو فیصد حاصل ہو چکے ہیں۔

1۔ ان سٹون سٹڈز (Stone Studs) کی تعمیر کی وجہ سے دریائے راوی کے کٹاؤ کے شکار بھسی کاٹھیہ کا علاقہ مکمل طور پر کٹاؤ سے محفوظ ہو چکا ہے۔

2۔ اس سکیم کی وجہ سے دریائے راوی کے بہاؤ کا رخ آبادی سے دور منتقل ہو چکا ہے جو کہ ایک اہم مقصد تھا۔

(د) اس منصوبے پر سو فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور یہ کہ اس کام کی وجہ سے موضع بھسی کاٹھیہ کے کٹاؤ کو روکنے کے فوائد حاصل ہو چکے ہیں جس کی وضاحت جز (ج) میں کر دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اگلا سوال بھی محترمہ آشفہ ریاض کا ہے۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! سوال نمبر 257 اور اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: محکمہ آبپاشی کا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ اور اس کے منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*257: **محترمہ آشفہ ریاض:** کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ آبپاشی کا سال 2021، 2022 اور 2023 کا بجٹ کتنا تھا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم اس ضلع میں کن کن منصوبہ جات کے عوامی فلاح پر خرچ کی گئی ان کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کمالیہ تحصیل اور پی پی-123 کے کون کون سے منصوبہ جات پر رقم خرچ کی گئی- ان کے نام مع تخمینہ لاگت کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(د) ان سالوں کے دوران کمالیہ اور پیر محل کی حدود میں دریائے راوی پر بند اور پشتوں کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی گئی، ان کی مکمل تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا علاقہ محکمہ اریگیشن کی برالہ کینال ڈویژن اور لوئر گوگیرہ کینال ڈویژن کی حدود میں آتا ہے۔ مالی سال 21-2020، 22-2021 اور 23-2022 میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دونوں ڈویژنوں نے مشترکہ طور پر ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں جو فنڈز استعمال کئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	ترقیاتی بجٹ	غیر ترقیاتی بجٹ
2020-21	---	24.760 ملین روپے
2021-22	11.181 ملین روپے	25.563 ملین روپے
2022-23	29.806 ملین روپے	11.964 ملین روپے

(ب) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں عوامی فلاح کے جن منصوبہ جات پر رقم خرچ کی گئی ان کے نام مع تخمینہ لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ کنکریٹ لائننگ ہوتر سب مائنر RD 0+000 to 11+989 (ٹیل) جس کی تخمینہ لاگت 16.861 ملین روپے ہے جس میں سے 8.476 ملین خرچ ہو چکے ہیں جبکہ 95 فیصد کام موقع پر مکمل ہو چکا ہے۔

2۔ بھسی پر حفاظتی بند سٹون سٹڈ کی تعمیر، جھلار سگلا کی توسیع اور کھچی ہیڈ بند کی توسیع کے منصوبہ کی کل مالیت 30.036 ملین روپے ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً 29.806 ملین روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے اور موقع پر 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

اس کے علاوہ نہروں کی سالانہ مرمت، پٹڑیوں کی مضبوطی اور راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران کمالیہ تحصیل اور پی پی 123 کے منصوبہ جات پر خرچ کی گئی رقم مع تخمینہ لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بھسی پر حفاظتی بند سٹون سٹڈ کی تعمیر، جھلار سگلا کی توسیع اور کھچی ہیڈ بند کی توسیع کے منصوبہ کی کل مالیت 30.036 ملین روپے ہے۔ اس منصوبے پر تقریباً 29.806 ملین روپے کی رقم خرچ ہو چکی ہے اور موقع پر 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) ان سالوں کے دوران کمالیہ اور پیر محل کی حدود میں دریائے راوی پر سیلابی پشتوں کی تعمیر پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	رقم کی تفصیل
2020-21	27.050 ملین روپے
2021-22	6.312 ملین روپے
2022-23	45.427 ملین روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا ہے کہ "ان سالوں کے دوران کمالیہ تحصیل اور پی پی-123 کے کون کون سے منصوبہ جات پر رقم خرچ کی گئی؟ ان کے نام مع تخمینہ لاگت کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے۔" محکمہ نے اس کا جواب دیا ہے کہ "ان سالوں کے دوران کمالیہ تحصیل اور پی پی-123 کے منصوبہ جات پر خرچ کی گئی رقم مع تخمینہ لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے۔ بھسی پر حفاظتی بند سٹون سٹڈ کی تعمیر، جھلار سگلا کی توسیع اور کھچی ہیڈ بند کی توسیع کے منصوبہ کی کل مالیت 30.036 ملین روپے ہے۔"

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو بتانا چاہوں گی کہ اعداد و شمار کے لحاظ سے ان کے محکمہ نے انہیں بالکل صحیح guide نہیں کیا۔ آپ میرے پچھلے سوال کی طرف چلے جائیں۔ اس کے جواب کے جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ "اس منصوبے کی کل مالیت 34.036 ملین روپے تھی"۔ اس کے بعد میں نے نیا سوال دیا اور اس کے جواب میں محکمہ بتا رہا ہے کہ "بھسی پر حفاظتی بند سٹون سٹڈ کی تعمیر، جھلار سگلا کی توسیع اور کھچی ہیڈ بند کی توسیع کے منصوبہ کی کل مالیت 30.036 ملین روپے ہے"۔ پہلی بات یہ ہے کہ جھلار سگلا اور کھچی ہیڈ بند کی کوئی توسیع نہیں کی گئی اور نہ ہی یہاں پر 30.036 ملین روپے کی رقم خرچ کی گئی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے درخواست کروں گی کہ وہ مہربانی کر کے میرے حلقے میں تشریف لائیں اور آ کر دیکھیں کہ ان کے محکمہ نے یہاں پر کون سی توسیع کی ہے؟ ان ہیڈز کی توسیع بہت ضروری ہے تاکہ رقبہ سیلاب سے محفوظ رہے اور کسانوں کا نقصان نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! بھسی ہیڈ پر حفاظتی بند سٹون سٹڈ کی تعمیر کے حوالے سے عرض کروں گا کہ جب کسی embankment کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے تو وہاں پر پتھر ڈالتے رہتے ہیں۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ موقع پر سو فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہاں سے دریا اپنا رُخ تبدیل کر چکا ہے۔ اب ہم embankment کے اوپر کوئی pressure محسوس نہیں کرتے۔ محترمہ آشفہ ریاض صاحبہ نے فرمایا ہے کہ میں ان کے حلقے میں visit کروں اور اس کام کو physically دیکھوں تو میں ان سے یہاں on the floor of the House commit کر رہا

ہوں کہ میں موقع پر جا کر اس کو دیکھ لوں گا، میں visit کرنے سے پہلے محترمہ کو آگاہ کروں گا اور ان کو ساتھ لے کر اس کام کو دیکھوں گا۔ اگر محترمہ آشفہ ریاض چاہتی ہیں کہ اس کی انکوائری کی جائے تو میں اس کے لئے تیار ہوں اور انکوائری رپورٹ سے محترمہ کو بھی آگاہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کو clear کر دوں کہ میرے حلقے میں بھسی بند بالکل opposite direction میں ہے جبکہ جھلار سگلا اور کچھی ہیڈ بند دوسری طرف ہے۔ میں پھر یہی کہوں گی کہ جھلار سگلا اور کچھی ہیڈ بند کی توسیع نہیں کی گئی جبکہ بھسی ہیڈ کے اوپر جو تین سٹڈ بند بنائے گئے ہیں وہ اپنی جگہ پر موجود ہیں اور اس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے کہ "بھسی پر حفاظتی بند سٹون سٹڈ کی تعمیر، جھلار سگلا کی توسیع اور کچھی ہیڈ بند کی توسیع کے منصوبہ پر 30.036 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔" یہ غلط بیانی کی گئی ہے کیونکہ انہوں نے already بھسی ہیڈ بند پر 34.036 ملین روپے تین عدد سٹون سٹڈ بند کی تعمیر پر لگا دیئے ہیں۔ اس کے بعد یہ 30.036 ملین روپے کی رقم خرچ کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ اس میں یہ حفاظتی سٹڈ بند بھسی کو add کر رہے ہیں، جھلار سگلا اور ہیڈ کچھی کی توسیع کا ذکر بھی کر رہے ہیں جبکہ ان دو ہیڈز کی کوئی توسیع نہیں کی گئی۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں نے اپنے جواب میں 30.036 ملین روپے کی رقم خرچ کا ذکر کیا ہے۔ اس میں سے 29.806 ملین روپے کی رقم بھسی بند پر خرچ ہوئی ہے۔ محترمہ تسلیم کر رہی ہیں کہ اس کا فائدہ ہوا ہے۔ اگر محترمہ کا سوال excess amount کے بارے میں ہے تو میں اس کو چیک کروا لیتا ہوں۔ میں ذاتی طور پر محترمہ کے ساتھ وہاں موقع پر visit کرنے کے لئے بھی تیار ہوں۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب میری بات کو understand نہیں کر رہے۔ میرے سوال نمبر 228 کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ بھسی کے تین عدد سٹڈ سٹون بند 34.036 ملین روپے کی رقم سے مکمل ہو چکے ہیں۔ میرے اگلے سوال نمبر 257 کے جواب میں یہ کسی اضافی کام کی بات نہیں کر رہے بلکہ انہوں نے بتایا ہے کہ "بھسی پر حفاظتی بند سٹون سٹڈ

کی تعمیر، جھلار سگلا کی توسیع اور کھچی ہیڈ بند کی توسیع کے منصوبہ پر 30.036 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔" یہ دونوں different amounts ہیں۔ مہربانی کر کے اس کو چیک کریں کیونکہ آپ کا محکمہ آپ کو صحیح guide نہیں کر رہا۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! اس منصوبے کا original estimate 34.036 ملین روپے کا تھا جبکہ اس منصوبے پر تقریباً 29.806 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! اگر اس منصوبے پر 29.806 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں تو پھر باقی بچ جانے والی رقم آپ نے اس میں کیوں mention کی ہوئی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر کے محترمہ آشفہ ریاض کو بتا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ محترمہ آشفہ ریاض کو اس بارے میں بتا دیجئے گا۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! منسٹر صاحب مہربانی کر کے میرے حلقے میں آ کر دیکھیں کہ محکمہ نے موقع پر یہ کام کیا بھی ہے یا نہیں؟ محکمہ آبپاشی کے منصوبے کاغذوں میں ہی بنتے ہیں اور پھر کاغذوں میں ہی بہہ جاتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں نے محترمہ آشفہ ریاض سے on the floor of the House commit کیا ہے کہ جب ہم آپ کے علاقے میں visit کریں گے تو میں آپ کو بتا کر آؤں گا اور آپ کو اپنے ساتھ لے جا کر موقع پر visit کیا جائے گا۔

محترمہ آشفہ ریاض: جناب سپیکر! میں اپنے حلقے میں منسٹر صاحب کو welcome کروں گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں محکمہ نے لکھا ہے کہ "ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا علاقہ محکمہ اریگیشن کی برالہ کینال ڈویژن اور لوئر گوگیرہ کینال ڈویژن کی حدود میں آتا ہے"۔ میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ جواب درست ہے یا اس کی تصحیح کی جا سکتی ہے، کیا واقعتاً یہ درست ہے؟ اصل میں on the floor of the House جو جواب دیا جاتا ہے اس کی ایک sanctity ہوتی ہے تو کیا محکمہ نے یہ درست جواب دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! یہ مجھ سے کس چیز کی clarification چاہ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ "ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا علاقہ محکمہ اریگیشن کی برالہ کینال ڈویژن اور لوئر گوگیرہ کینال ڈویژن کی حدود میں آتا ہے"۔ کیا اس کے علاوہ اس میں کوئی اور نہر تو نہیں ہے اور کیا یہ جواب درست ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ کون سا جز پڑھ رہے ہیں؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 257 کے جواب کے جز (الف) کی بابت پوچھ رہا ہوں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! سوال نمبر 257 کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ "ٹوبہ ٹیک سنگھ محکمہ آبپاشی کا سال 2021، 2022 اور 2023 کا بجٹ کتنا تھا ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟" وہ تفصیل ہم نے جواب میں دے دی ہے۔ اب یہ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اندر برالہ کینال ڈویژن اور لوئر گوگیرہ کینال ڈویژن کے علاوہ بھی کوئی علاقہ ہے۔ محترمہ آشفہ ریاض کا concern اپنے حلقے میں embankments کے حوالے سے تھا تو اس سوال کے جواب کے اندر اس کو اُس حد تک address کیا گیا ہے۔ اگر معزز ممبر یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اندر کون کون سی نہریں آتی ہیں تو یہ fresh question کر لیں ہم ان کو بتا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی صاحب! آپ fresh question کر لیں یا وزیر موصوف کے ساتھ بیٹھ جائیں پلیز۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر موصوف کے ساتھ بیٹھنے کی بات نہیں ہے بات یہ ہے کہ سارے محکمے غلط اعداد و شمار دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question ڈالیں وزیر موصوف اُس کا جواب دے دیں گے کیونکہ محکمہ آپ کو جواب دینے کا پابند ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سارا record ہو رہا ہے اور یہ پنجاب اسمبلی کا ساری عمر کا record ہے۔ محکموں کو اس کی sanctity کا احساس ہونا چاہئے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ وزیر موصوف ہمارے بھائی ہیں یہ اپنے محکمے کو بتائیں کہ جو بھی جواب دینا ہے وہ صحیح دینا ہے۔ جھنگ برانچ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ایک major area ہے لیکن اس میں جھنگ برانچ کا نام ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل درست فرما رہے ہیں جھنگ برانچ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے لیکن محترمہ آشفہ ریاض کا یہ سوال اپنے حلقے کے ایک بند کے حوالے سے تھا ہم نے اُس کو address کر کے اس سوال کے جواب میں ان دو ڈویژنوں کا ذکر کیا ہے۔ اس سوال میں یہ پوچھا ہی نہیں گیا کہ وہاں پر کتنی نہریں ہیں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جھنگ برانچ بالکل ہے لیکن اس سوال کے جواب میں جھنگ برانچ کا ذکر نہیں ہوا تو وہاں سے جھنگ برانچ erode نہیں ہو گی، جھنگ برانچ وہاں پر موجود ہے۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ اسمبلی کا record بن رہا ہے اسے ہماری آنے والی نسلوں نے دیکھنا اور پڑھنا ہے تو اس میں جو بات آئے گی اُس کے مطابق دیکھا جائے گا۔ محکمہ جب ٹوبہ ٹیک سنگھ کا ذکر کرے تو اُس کا مکمل احاطہ کرے۔

جناب سپیکر! جُز "ب" میں ہے کہ "کنکریٹ لائننگ ہوتر سب مائنر RD 0+000 to 11+989 (ٹیل) جس کی تخمینہ لاگت 16.861 ملین روپے ہے جس میں سے 8.476 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔" میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں گوگیرہ برانچ کا ذکر ہے تو جہاں کنکریٹ لائننگ ہوتی ہے وہاں سے اس طرح کی شکایات موصول ہوئی ہیں کہ heads کی جو designing کی گئی ہے اُس غلط designing کی وجہ سے اگلے سیراب ہونے والے علاقے کا پانی کم تو نہیں

ہو گیا؟ کیا محکمے کے پاس اس طرح کی کوئی شکایات ہیں اگر ایسی شکایات ہیں تو اس کے ازالے کے لئے انہوں نے آج تک کچھ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر آبپاشی!

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم نے آنے والی نسلوں کو ٹھیک record دینا ہے اُس کے اندر ہم نے اُس سوال کی حد تک address کیا ہے۔ اُس سوال میں وہاں کی پوری نہریں نہیں پوچھی گئی تھیں اس وجہ سے ہم نے کوئی concealment affect نہیں کیا۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم نے lining کی ہے اُس کی وجہ سے ان کو ٹیل پر پانی کا issue آ رہا ہے تو وہ مجھے بتا دیں اُس کو check کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! یہ آپ کا ساتواں ضمنی سوال ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ایک ہی ہے جس کا وزیر موصوف جواب دے رہے ہیں میں اُسی کو discuss کر رہا ہوں اور یہیں سے معاملات address ہونے ہیں۔ towards گوگیرہ بنگلہ شور کوٹ مائنر کی designing ہو گئی ہے اور یہاں سے میرا حلقہ شروع ہو جاتا ہے۔ میں نے تحریراً بھی وزیر موصوف کو گوش گزار کر دیا ہے۔ اس ایوان میں چونکہ یہ سوال آ گیا ہے تو میں دوبارہ repeat کرتا ہوں کہ اُس کو address کریں اُس سے آگے 40 دیہات ہیں وہ لوگ اس designing کی وجہ سے اپنی فصلات کاشت نہیں کر پا رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کا point آ گیا ہے آپ وزیر موصوف کے ساتھ بیٹھ جائیں آپ کی کوئی بھی confusion ہو گی تو وہ دُور کر دیں گے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! معزز ممبر نے مجھے جو تحریری شکایت جمع کرائی ہے میں نے ان کے حکم کے مطابق concerned officer کو بھیج کر اُنہیں direct کیا ہے کہ وہ معزز ممبر سے رابطہ کریں۔ انہوں نے اگر ان سے رابطہ نہیں کیا تو پھر بھی ہم اُس شکایت کو address کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوالات کا ٹائم ختم ہوا چاہتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: تو اب ہم Call Attention Notices لیتے ہیں۔ پہلا Call Attention Notice سردار محمد علی خان کا ہے۔ جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ Call Attention Notice پہلے بھی take up ہوا تھا محرک نے اس کو دوبارہ سے کیا ہے تو اس کا جواب آ گیا ہے۔ محرک نے پچھلے اجلاس میں بھی کچھ چیزیں پوچھی تھیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پہلے وہ بتا دوں یا اب جو نیا جواب آیا ہے وہ بتاؤں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جو نیا جواب آیا ہے آپ وہ بتا دیں۔

حسن ابدال میں سپیشل ایجوکیشن کی بچیوں کی برہنہ ویڈیو بنانے پر کارروائی سے متعلقہ تفصیلات (۔۔۔جاری)

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ایوان کو اس کیس کی existing situation کے بارے میں بتا دیتا ہوں۔ مذکورہ بالا مضمون درخواست سے صورت جرم 506/380 ت پ 25/D Telegraph Act کے تحت مقدمہ نمبر 120/24 مورخہ 25-04-2024 تھانہ سٹی حسن ابدال درج رجسٹر کر کے محمد احسان SI نے ملزم عمران شاہ ولد مطلوب شاہ سکنہ محلہ شہید آباد، حسن ابدال کو حسبِ ضابطہ گرفتار کر کے بند حوالات تھانہ کیا اور مورخہ 26-04-2024 کو بعدالت جناب علاقہ مجسٹریٹ صاحب حسن ابدال پیش کیا۔ جناب علاقہ مجسٹریٹ صاحب نے جرم 25/D Telegraph Act حذف کیا اور ملزم کا 3 یوم ریمانڈ جسمانی منظور فرمایا۔ دورانِ تفتیش ملزم سے دو عدد Cheque Books اور ریکارڈ سرکاری فائل 5 عدد متعلقہ سپیشل ایجوکیشن سنٹر، حسن ابدال برآمد کیں۔ جرم 411/381 لگایا جب کہ جرم 380 ت پ حذف کیا۔ ملزم کو مورخہ 29-04-2024 کو پیش عدالت کر کے judicial remand منظور کروا کر بند حوالات جوڈیشل اٹک کرایا۔ ملزم کو مقدمہ ہذا میں درست گنہگار پا کر

بجرم 506/411/381 میں چالان مکمل مرتب کر کے مورخہ 01-05-2024 کو بغرض سماعت عدالت بھجوایا گیا۔ ضلع ہذا کے تمام SHO's/SDPO's کو سخت ہدایات جاری کی گئیں کہ ایسے افراد جو sexual harassment میں ملوث پائے جائیں اور اس بارے میں کوئی درخواست یا اطلاع موجود ہو تو فوری طور پر بمطابق قانون کارروائی عمل میں لائی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ کیا آپ کو سمجھ آئی ہے کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! وزیر پارلیمانی امور نے جواب دے دیا ہے اور جواب کی کاپی بھی محرک کے پاس پہنچ گئی ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اتنا بڑا واقعہ ہو گیا ہے اور آپ نے سنا ہی نہیں اور اسے dispose of کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! وزیر پارلیمانی امور نے بڑا categorically جواب دے دیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ جرم بہت بڑھ رہا ہے۔ اس پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کیا جانا چاہئے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں بھی یہ معاملہ اٹھایا گیا تھا۔ اس وقت تک جو کارروائی ہوئی تھی وہ ان کو بتا دی گئی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے جو نکات اٹھائے تھے تو ان میں ہیڈ مسٹریس صاحبہ کا issue تھا۔ انہوں نے ایک شخص کا بتایا جو ان کو ہراساں کر رہا تھا۔ اس شخص کو بھی فوری طور پر گرفتار کیا گیا تھا۔ میں نے اس کے متعلق ان کو بتایا تھا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کہا تھا کہ ہیڈ مسٹریس صاحبہ کو سکیورٹی فراہم کی جائے۔ اس حوالے سے ہیڈ مسٹریس صاحبہ نے یہ کہا کہ میں اپنے شوہر سے مشورہ کروں گی اگر وہ مجھے اجازت دیں گے تو میں پولیس کی سکیورٹی لوں گی نہیں تو نہیں لوں گی۔ اس کا بھی میں نے ان کو بتا دیا تھا۔ میں نے اس کیس کی موجودہ صورتحال ان کے سامنے پیش کر دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! آپ بدنصیبی کا عالم دیکھیں کہ اس جواب کے بعد میں نے آپ کے توسط سے حکومت کی اس کوشش کو سراہنا تھا۔ آپ نے وہ بھی ان کے نصیب سے چھین لی کہ میں نے انہیں سراہنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اب کر لیں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! اب کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔ ہم تو سوئے ہوئے بچے کو پیار کرنا چاہتے تھے لیکن آپ نے ایسا نہیں کرنے دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! حکومت نے جو اچھے اقدامات کئے ہیں تو آپ ان کو point out کریں۔ آپ ان کو appreciation دیں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر پارلیمانی امور کا اور اپنی پولیس کو بروقت کارروائی پر سراہتا ہوں لیکن یہ issue حساس بھی ہے اور غیرت سے متعلق بھی ہے۔ میں آپ کو چند لمحوں میں اس کی تھوڑی سی تصویر بتاؤں گا کہ پولیس نے بروقت کارروائی کی، ملزم کو پکڑا، ملزم پر پرچہ دیا اور ملزم سے برآمدگی بھی ہوئی۔ میں اس ایوان میں بار بار ان معصوم بچیوں کے ساتھ جو ہراسگی ہوئی ہے اس کا ذکر اس لئے نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ان بچیوں کا میڈیا ٹرائل ہو۔ آپ اس ملک کے منصفوں کی حالت دیکھیں۔ اگر ان میں تھوڑی سی غیرت، تھوڑی سی شرم اور تھوڑی سی حیا ہے تو اس واقعہ پر پورے ملک کے اداروں کو کانپ جانا چاہئے تھا۔ اس موصوف جج صاحب نے برآمدگیوں کے باوجود ان کی ضمانت لے لی۔ میری صرف درخواست یہ ہے کہ جس طرح اس واقعہ کو میں نے ایوان میں اٹھایا، جس طرح پولیس ایک ڈیڑھ گھنٹے میں حرکت میں آئی پاکستان کے تمام پسے ہوئے طبقوں اور پاکستان کے تمام مظلوم لوگوں کے لئے آپ کی حکومت کی یہی line and length ہونی چاہئے۔ یہاں صرف اور صرف 9- مئی کے حوالے سے خوشامدی قراردادیں پیش کرکے آپ اپنے آقاؤں کو خوش مت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ آپ کا point آ گیا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ راحیلہ خادم حسین کا ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور: تھانہ شالیمار پولیس آفیسرز کا سابق چیئرمین یوسی 130 کے خلاف جھوٹے مقدمہ سے متعلقہ تفصیلات

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گی کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تھانہ شالیمار کے SHO اور ASI مقصود سعد نے یونین کونسل نمبر 130 کے سابق چیئرمین مہر شہباز احمد اور اسکے ملازم اویس کو ایک جھوٹے مقدمہ نمبر 24/1364 بجرم II-509/354 جو کہ زینت فضل کی مدعیت میں درج ہوا انہیں زبردستی اٹھا کر بند کر دیا اور دونوں کو SHO رانا مجاہد نے اپنے پرائیویٹ کمرہ میں لے جا کر شدید تشدد کا نشانہ بنایا اور سابق چیئرمین کو دو گھنٹے حبس بے جا میں رکھا اور مضروب کی جیب سے مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے مقصود سعد نامی ASI نے نکال لئے اور راڈو گھڑی بطور رشوت لے کر سابق چیئرمین کو جانے دیا اور ملازم اویس کی جھوٹے مقدمہ میں گرفتاری ڈال دی؟

(ب) اس واقعہ کی اب تک کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ درست نہیں تھا۔ تھانہ ہذا میں اس وقت اس وقوعہ کی بابت مسماۃ زینت فضل دختر فضل سبحان مکان نمبر 12 گلی نمبر 8 ملتانی کالونی، لاہور کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 24/1364 مورخہ 24-4-2024 بجرم II-509/354 ت پ تھانہ شالیمار بر خلاف اویس، جہانزیب، سمیر، معیز اور دو کس نامعلوم کے خلاف درج کر کے بذریعہ تفتیش جینڈر سیل کے سپرد کی گئی جو کہ اسی دوران مہر شہباز چاندی اپنے چار پانچ کس ساتھیوں کے ساتھ تھانہ شالیمار آیا اور احاطہ تھانہ میں کھڑے ہو کر شور و واویلا اور غیر اخلاقی گفتگو کرنا شروع کر دی جو آواز سن کر میں کمرہ SHO سے باہر نکل آیا اور دریافت کیا تو مہر شہباز چاندی نے بتایا کہ میرے ملازم محمد اویس کو آپ نے بلاوجہ حوالات میں بند کیا ہوا ہے۔ میں نے بتایا کہ محمد اویس پر عورت کو

ہراساں کرنے کا مقدمہ درج ہو چکا ہے۔ جس کی تفتیش انویسٹی گیشن ونگ کے سپرد ہو چکی ہے۔ مہر شہباز چاندی پر کسی نے تشدد نہ کیا اور نہ کسی نے RADO گھڑی بطور رشوت لی۔ مہر شہباز چاندی کو حبس بے جا میں رکھنے کا الزام بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ بروئے رپورٹ محمد جاوید اقبال SI تفتیشی آفیسر مقدمہ نمبر 24/1364 مورخہ 2024-4-24 بجرم 509-II/354 ت پ تھانہ شالیمار لاہور مسماۃ زینت فضل دختر فضل سبحان مدعیہ مقدمہ ہذا نے چار ملزمان اویس، جہانزیب، سمیر، معیز نامزد اور دو کس نامعلوم کے خلاف مقدمہ درج کروایا جو محمد اویس کو موقع پر گرفتار کیا گیا جبکہ بقیہ ملزمان جہانزیب، سمیر اور معیز بعدالت جناب ایڈیشنل سیشن جج صاحب سے عبوری ضمانت پر ہیں۔ جس کی آئندہ تاریخ پیشی 2024-5-14 مقرر ہے۔ ملزمان تاحال شامل تفتیش نہ ہوئے ہیں۔ ملزمان کے شامل تفتیش ہونے پر مقدمہ ہذا کو اصل حقائق کی روشنی میں یکسو کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس میں مزید یہ وضاحت ہے کہ ایک شخص اویس جو گرفتار ہوا تھا۔ اس سے ان کی صلح ہو گئی ہے۔ انہوں نے عدالت میں صلح کر لی ہے اس وجہ سے اس مقدمہ کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ مدعیہ مقدمہ مسماۃ زینت فضل دختر فضل سبحان بذریعہ کونسل ہمراہ اپنے والد عدالت مجاز میں پیش ہو کر اپنا بیان حلفی اسٹام پیپر دیا گیا کہ ملزم اویس یعقوب میرا ملزم نہ ہے۔ میں نے غلط فہمی کی بناء پر اس کا نام FIR میں درج کروایا۔ ملزم کو ڈسچارج کئے جانے یا اس کی ضمانت منظور کئے جانے پر مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔ جناب جج صاحب نے مدعیہ کا بیان حلفی سننے کے بعد ملزم اویس یعقوب کو ڈسچارج کیا اور حصول ڈسچارجگی آرڈر ملازم کو احاطہ عدالت میں مخلصی دی گئی۔ باقی نامزد ملزمان مسمیان محمد سمیر ولد طاہر شعیب، جہانزیب اور معیز پسران محمد جاوید نے اپنی اپنی عبوری ضمانتیں سیشن کورٹ سے کروا کر روبکار تھانہ بھجوائیں جو ملزمان بعدازاں گواہان ضمانتیں اب تک مقدمہ ہذا میں شامل تفتیش نہیں ہوئے ہیں۔ ملزمان کی عبوری ضمانت کی تاریخ پیشی آئندہ 2024-5-14 مقرر ہے۔ اس میں مزید بات یہ ہے کہ ایک ملزم سے ان کی صلح ہو گئی ہے جس کو انہوں نے ڈسچارج کروا دیا ہے اور باقی تین ملزمان کی 2024-5-14 تک ان کی عبوری ضمانت ہے۔ پولیس ان کو کہہ رہی ہے کہ شامل تفتیش ہوں اور اگر وہ نہیں ہوں گے تو 2024-5-14 کو پولیس کوشش کرے گی کہ عدالت سے ان کی ضمانت منسوخ کروا کر گرفتار کیا جائے اور مزید تفتیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اس کا جواب آگیا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پولیس ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو one sided جواب دیا ہے۔ ہم اس سارے واقعہ کے witness ہیں تو ہمیں سوچنا چاہئے۔ میری آپ سے humble request ہے کہ آپ اس کے اوپر ایک کمیٹی بنائیں اور منسٹر صاحب اس کو head کریں کوئی issue نہیں ہے۔ یہ سارا واقعہ رات 7 بج کر 45 منٹ پر ہوتا ہے اور معززین علاقہ وہاں 11 بج کر 30 منٹ پر پہنچتے ہیں جبکہ اس کو اکیلے تھانے کے اندر بلایا گیا۔ وہ سابق چیئرمین بھی ہے اور بڑا معزز ہے لیکن یہ واقعہ جس طرح بتایا جارہا ہے جو سراسر کہانی بنائی گئی ہے کہ انہوں نے تھانے پر ہلہ بول دیا۔ یہ سراسر الزام تراشی ہے۔ اس کو تین گھنٹے تھانے میں رکھ کر SHO نے اپنے کمرے میں اپنے ہاتھ سے تشدد کیا اور یہاں یہ بتایا جارہا ہے کہ SHO نے اس پر تشدد نہیں کیا۔ اس بات کے گواہ بھی موجود ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ہاؤس کی ایک کمیٹی منسٹر صاحب کی نگرانی میں بنالیں۔ اس کی تفتیش ہونا بڑا ضروری ہے۔ اگر آج آپ یہ trend set کر دیں گے تو آئندہ کسی کی بے گناہ لوگوں پر ہاتھ اٹھانے کی جرات نہیں ہوگی چاہے وہ پولیس ہی کیوں نہ ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر پارلیمانی امور آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محترمہ سابق چیئرمین مہر شہباز صاحب کی بات کر رہی ہیں اور اویس صاحب شاید ان کے سیکرٹری ہیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو اس کو ہم further probe کر لیتے ہیں۔ اس جواب میں تو بتایا جارہا ہے کہ ان کی صلح ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ باقی تین ملزمان نے اپنی عبوری ضمانت کروائی ہوئی ہے اس وجہ سے وہ پیش نہیں ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 39 پر ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں اور آئندہ اجلاس میں اس کی پوری رپورٹ آجانی چاہئے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب آفتاب احمد خان کا ہے۔

فیصل آباد: ٹھیکری والا چک نمبر 66ج۔ب میں ڈکیتی کی وارادات اور قتل سے متعلقہ تفصیلات

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کے علاقہ ٹھیکری والا چک نمبر 66ج ب میں مورخہ 8۔مئی 2024 کو 3 کس نا معلوم افراد نے اسلحہ کے زور پر غلام مصطفٰی ولد محمد کبیر سے مبلغ 25000روپے چھین لئے اور مزاحمت کرنے پر اسے ڈکیتی کے دوران فائرنگ کر کے قتل کر دیا؟

(ب) اس قتل کا مقدمہ نمبر 1233/24 تھانہ ٹھیکری والا میں درج کیا گیا ہے؟ ملزمان کی گرفتاری کے حوالے سے اب تک کیا کاروائی عمل میں لائی گئی ہے؟ مکمل تفتیش اور تازہ ترین صُورتحال سے اس معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کا ابھی جواب نہیں آیا یہ دوسرا توجہ دلاؤ نوٹس آج کے ایجنڈے پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے پہلے Call Attention Notices سے withdraw کیا یہ دوسرا Call Attention Notices ابھی fresh آیا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ fresh Call Attention Notices کا ہمارے پاس جواب نہیں آیا مجھے ابھی ملا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی رانا صاحب اس کو pending کر دیں؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس کو pending تو ضرور کر لیں مگر جو میرا علاقہ ہے اس میں daily basis پر قتل و غارت ہو رہی ہے اور یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے اور لاء منسٹر صاحب اس پر کوئی ایکشن لیں وہاں رات سڑک بلاک ہو گئی تھی law and order situation اس طرح کی ہے وہاں ایک دن میں پانچ پانچ قتل ہو رہے ہیں تو جناب یہ ان کے پاس IT کی سہولت موجود ہے یہ کل تک اس کا جواب منگوائیں اور اس کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کا جواب کل کے session میں یہ اگر کل نہ ہوا تو رانا صاحب Monday کو ضرور انشاءاللہ اس کا جواب آجائے گا اور یہ جو آپ نے دوسری بات کی ہے میں ضرور اس کو بھی convey کروں گا کہ وہاں پر اس طرح سے ڈکیتیاں اور قتل ہو رہے ہیں اس کے اوپر بھی ہمیں رپورٹ دیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرے فاضل وزیر صاحب کی بڑی مہربانی ہے میں ان سے کہوں گا کہ وہاں پر تین چار چیزیں بڑی غلط ہو رہی ہیں وہاں پر جو SHO ہے اس کا کام ہے PARCO کا تیل چوری کروانا، جوئے کے اڈے چلانا اور بھتہ لینا یہ سب وہ کر رہا ہے اور وہ بڑا ان کالے پالک ہے میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا وہ وہاں پر جس طریقے سے وزیر صاحب اسلحہ بانٹ گئے ہیں ہمارے لئے اس سے بہت problem بن گئی ہے kindly he should take action and he should speak to the concerned officer that bring a bad name to your government ہمیں تو کوئی نہیں ہم نے تو یہ وقت گزار لینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب رانا صاحب کے اس پر شدید تحفظات ہیں تو آپ اس کو take up کریں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جس طرح رانا صاحب کہہ رہے ہیں تو ہماری پولیس کی طرف سے DIG صاحب جو اس سے related ہیں جو ان سارے issues کو دیکھتے ہیں وہ بھی جہاں بیٹھے ہیں انہوں نے بھی سن لیا ہے۔ ان کو انشاءاللہ Monday والے دن complete جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ایک اور میرا سوال ہے کہ میرے ڈیرے کے ساتھ ڈکیتی ہوئی ہے اور 324 کا پرچہ دے دیا ہے ادھر ایک آدمی کو پتنگ بازی میں پکڑا ہے اور اس پر 9C میں چرس ڈال دی ہے میں اس لئے نہیں کہہ رہا آپ کے اپنے ممبران کے بھی پولیس سے تحفظات ہیں کیونکہ ابھی آپ تھوڑی دیر بعد دیکھیں گے کہ ہم یہاں سے نکلیں گے تو ان کا رویہ اور

ہو گا خدارا اس پولیس سے جان چھڑوائیں ورنہ آپ کی حکومت کی ناکامی کے لئے یہ ہی کافی ہیں۔ یہی لوگ 9 مئی کے بھی responsible ہیں یہ کل آپ کو بھی نقصان پہنچائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب اس پر انکوائری کرائیں جو رانا صاحب نے ابھی کہا ہے کہ ان کے ڈیرے کے ساتھ ہی ڈکیتی ہوئی ہے تو اس کی انکوائری کروائیں۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور(جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی ٹھیک ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک استحقاق پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بہت شکریہ۔ جی اب ہم Privilege Motion لیتے ہیں ہے۔ اس Privilege Motion کے mover ملک واصف مظہر صاحب ہیں۔ جی وہ تشریف رکھتے ہیں؟ وہ موجود نہ ہیں لہٰذا اس کو pend کر دیتے ہیں۔

جناب بلال یامین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی بلال یامین صاحب!

جناب بلال یامین: جناب سپیکر! کچھ دیر پہلے یہاں جو اس ہاؤس میں ہوا یا تو وہ مجھے آپ کے ساتھ فکس میچ لگا یہ میں سمجھتا ہوں اس ہاؤس میں رولز کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں آج کے دن یہ ویڈیوز بنا کر نعرے لگا کر جن کو خوش کرنے اور جن کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ جناب سپیکر House in order کیجئے۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو بھی پورا موقع دیا گیا ہے اس طرح نہ کریں ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں رانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ جی بلال صاحب!

جناب بلال یامین: جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا جو تھوڑی دیر پہلے جو ادھر تماشا لگا ہوا تھا تو میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ:

ہم کل بھی سر دار صداقت کے امین تھے

میں اس وقت کی بات کر رہا ہوں جب یہ کسی کی جھولی میں بیٹھ کر اقتدار کا راستہ دیکھ رہے تھے۔ او چھکر وٹوز بیٹھ جاؤ نوکری ہو گئی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاج کرتے ہوئے سپیکر ڈائس کے سامنے آ گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس طرح نہ کریں آپ سب بیٹھ جائیں ہاؤس کے decorum کا خیال کریں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر شام 5 بج کر 49 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: Order in the House اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں it is a serious business یہ تحاریک pending ہوتی رہی ہیں اور شور شرابے کی نذر ہوتی رہی ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ please let's be آپ نے محنت کر کے یہ جمع کروائی ہیں تو let's take these Adjournment Motion first بلال صاحب! تشریف رکھیں۔ Now, I have this Adjournment Motion in my hand 13/24 moved by Mr Nadeem Qureshi and is pending for reply.

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ابھی اس تحریک التوائے کار کا محکمہ کی طرف سے جواب نہیں آیا۔

(اس مرحلے پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے قہقہے)

جناب سپیکر: Please, this is not the way to do it sir, the minister has replied کہ جواب نہیں آیا تو اس میں آپ اتنا شور شرابہ کر رہے ہیں تو جواب آ لینے دیں Please no shouting. Are we clear on this? All honorable members should be clear on this منسٹر صاحب! یہ 15 مارچ 2024 کو move ہوئی ہے Today we are sitting on what is the date today.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "9۔مئی" کی آوازیں)

مہربانی، شکریہ۔(قہقہہ) منسٹر صاحب! 15 مارچ 2024 کو یہ تحریک move ہوئی تھی اور 15 دن یہ گئے تو دو مہینے میں اس کا جواب نہیں آیا۔ it is almost fourth month آپ وزیر مواصلات و تعمیرات صہیب ملک کو لکھیں he should ask for the question اور اِس کا reply لیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار بھی moved on 15-3-2024, 16/24 please no shouting and no cross talk

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ قریشی صاحب! تشریف رکھیں۔ میں آپ کو floor دوں گا لیکن let me go through the business first آپ تشریف رکھیں گے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں نے اِسی پر بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ بات نہیں کر سکتے کیونکہ ابھی اِس کا جواب نہیں آیا تو میں out of the procedure نہیں جاسکتا ناں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! باقی سارا کام procedure کے مطابق ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ ایسے ہی ہو رہا ہے۔ آپ تشریف رکھیں گے۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! اِس ایک سڑک کی وجہ سے پُورا ملتان شہر block ہوا پڑا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! آپ تشریف تو رکھیں please میں آپ کو ضرور موقع دوں گا لیکن آپ فی الحال تشریف رکھیں کیونکہ ابھی اِس کا محکمہ کی طرف سے جواب نہیں آیا تو آپ اِس پر کیا بات کریں گے؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! میں نے اِسی پر بات کرنی ہے اور کون سی آپ کی طبیعت پوچھنی ہے؟

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں آپ سے توقع بھی نہیں رکھتا کہ آپ میری طبیعت پوچھیں گے I don't want it, I have not given you the floor sir.

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! اگر میرے سوال کا حکومت تین مہینے تک جواب نہ دے تو میں بات بھی نہ کروں؟

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں منسٹر صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ آپ کو جواب دیں۔ آپ تشریف رکھیں this is no way please

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! ایسے مجھے ڈانٹیں تو نہیں ناں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! تو پھر میں کیا کروں کیونکہ میں آپ کو آٹھ مرتبہ تشریف رکھنے کا کہہ چکا ہوں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! آپ ویسے مجھے کہہ دیں کہ بیٹھ جائیں ڈانٹیں تو نہیں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! پھر آپ مجھے بتادیں کہ میں کیسے کہوں؟

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! آپ ویسے مجھے بیٹھنے کا کہہ دیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: قریشی صاحب! میں آپ سے ملتمس ہوں کہ آپ تشریف رکھیں۔ شکریہ۔ جناب شعیب امیر صاحب کی تحریک التوائے کار 16/24 moved on 15-3-2024 ہے تو منسٹر صاحب! اس کا جواب آیا ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اِس کا جواب بھی میرے پاس نہیں آیا۔

(اِس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے قہقہے)

جناب سپیکر: یہ بہت بڑا اپلندا ہے جو کہ پھر pending ہو جائے گا اور اِس کے بعد یہ dispose of پر چلا جائے گا تو میری آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اِسے کسی formative form میں لے جانے دیں please let it be منسٹر آب پاشی کاظم پیرزادہ صاحب! تشریف رکھتے ہیں کیونکہ شعیب امیر صاحب کی تحریک التوائے کار آپ کے محکمہ سے متعلق ہے؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پہلے بھی دو دفعہ take up ہوئی ہے اور میں اِس کا جواب لے کر حاضر ہو تا رہا ہوں لیکن معزز رکن موجود نہیں تھے تو کیا اب میں اِس کا جواب پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس اِس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میرے پاس اِس کا جواب موجود ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! Please اِس کا جواب دیں۔ کیا شعیب امیر صاحب موجود ہیں؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار کے ضمن میں عرض ہے کہ "تھل کینال" جناح بیراج سے نکلتی ہے جس کا ڈسچارج مطابق منظور شدہ ڈیزائن 8000 کیوسک ہے۔ انڈس ریور سسٹم اتھارٹی صوبوں کا share مختص کرتی ہے۔۔۔

آوازیں: جناب سپیکر! محرک موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اِس تحریک کے محرک موجود نہیں ہیں meanwhile اگر آپ کے پاس جواب آ گیا ہے تو اُن کی موجودگی میں پڑھ دیا جائے تو زیادہ مناسب نہیں ہو گا؟

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں تیسری دفعہ اِس کا جواب لے کر آیا ہوں اور جب یہ تحریک پیش ہوئی تھی تو اُس وقت ملک میں پانی کی صورت حال اور تھی اور اب اِس کا جواب آ گیا ہے تو اِس کی صورتحال اور ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ آپ جواب پڑھ دیں۔

ضلع لیّہ میں نہری پانی کی چوری روکنے اور پانی کا کوٹا بڑھانے کا مطالبہ (۔۔۔جاری)

وزیر آبپاشی(جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ڈائریکٹر ریگولیشن پنجاب پورے صوبے کی نہروں کے پانی کا حصہ متعین کرتی ہے۔ اِس کے مطابق مورخہ 2024-3-18 تھل کینال کا حصہ 4500 سے بڑھا کر 6000 کیوسک کر دیا گیا ہے۔ لیہ کینال ڈویژن کا ڈیزائن ڈسچارج 2450 کیوسک ہے۔ دریائے سندھ میں پانی کی کمی کی وجہ سے share 1429 and as of today 1614 کیوسک مل رہا ہے۔ اِس لئے لیہ کینال ڈویژن کی تمام نہروں کا بیک وقت چلنا ممکن نہ ہے۔

پانی کی کمی کو مد نظر رکھتے ہوئے لیہ کینال ڈویژن ہر سال وارہ بندی پروگرام مرتب کرتا ہے اور افسران بالا سے منظور کروا کر اِس پر عمل کیا جاتا ہے جو کہ اِس وقت بھی نافذ العمل ہے۔

جناب سپیکر! لیہ کینال ڈویژن میں پانی چوری نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر کسی نہر پر کوئی وقوعہ رپورٹ ہوتا ہے تو مطابق قانون کارروائی کی جاتی ہے۔ اب چونکہ تھل کینال کا حصہ 4500 سے 6000 ہزار کیوسک کر دیا گیا ہے جس سے دو یا تین دن میں لیہ کینال ڈویژن میں پانی کی فراہمی مزید بہتر ہو گی۔

جناب سپیکر! یہ جواب اُس کا وقت ہے جب اُنہوں نے سوال پوچھا تھا اور اب اِس کے اندر ہر ten dailies پر ہم پانی کے share کو بانٹتے ہیں تو اِس وقت وہاں پر 4500 کیوسک پانی چل رہا ہے اور 30 فیصد پانی کی کمی ہے جو سب کو برابر distribute کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جناب امجد علی صاحب 24/41 moved on 30-3-2024, جو کہ dispose of ہو چکی ہے کیونکہ اِس کا جواب آ گیا ہوا تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے تو اِس کا جواب ہی نہیں ملا کیونکہ ساتویں مرتبہ بھی یہی جواب ملا ہے کہ جواب نہیں آیا تو یہ dispose of کیسے ہو گئی؟

جناب سپیکر: امجد علی صاحب! یہ ہیلتھ سے متعلقہ ہے تو ہم اسے pend کر دیتے ہیں Let's wait for the answer

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، اسے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب آفتاب احمد خان کی ہے moved on 1-4-2024 اس کا جواب ابھی pending ہے again it was taken on 26-04-2024 and then it was pended again

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اِس کا جواب کب تک آ جائے گا؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! متعلقہ وزیر خواجہ سلمان رفیق ہیں he is not present in the House today.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اِس وقت health sector کے حالات بہت بُرے ہیں کیونکہ 25 operation theaters بند پڑے ہیں Anesthesia والا بھی کام بند ہے اور خاص طور پر ایکسرے ڈیپارٹمنٹ بھی بند ہے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اِسے کل کے لئے pending کر لیتے ہیں اور منسٹر صاحب کو کل کے لئے پابند کرتے ہیں کہ وہ آئیں تو پھر اُن کی موجودگی میں بات کرنی زیادہ مناسب رہے گی۔ منسٹر پارلیمانی امور صاحب! کوشش کریں کہ کل منسٹر صاحب بھی آ جائیں اور اس کا جواب بھی آ جائے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار سردار محمد علی خان 56/24 جو کہ چودھری شافع حسین صاحب کے محکمہ سے متعلقہ ہے 30-3-24 moved on۔ He was here in the House کیا منسٹر صاحب ہاؤس میں موجود ہیں؟

آوازیں: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ وہ بھی شاید نماز کے لئے اُٹھے ہیں we are pend it for tomorrow again.

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ چیک کر لیں کہ چودھری شافع صاحب نماز پڑھ رہے ہیں یا کہیں خواب خرگوش میں لیٹے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہے کیونکہ وہ نماز کے لئے اُٹھے ہوئے ہیں۔ Then it is 58/24 moved on 01-04-2024 pending for reply محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ by چودھری اعجاز شفیع صاحب کی ہے۔ جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اِس کا میرے پاس ابھی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں اعجاز شفیع صاحب بھی ہیں اور آپ اِس کا جواب کل منگوا لیں تو we are pending it for tomorrow تاکہ یہ بہت ساری pendency ختم ہو جائے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ زرناب شیر 66/24 moved on 16-4-24 pending for reply محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ ہے۔ محترمہ اِس وقت ہاؤس میں موجود ہیں؟

محترمہ زرناب شیر: جی، جناب سپیکر! میں موجود ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اِس تحریک التوائے کار کو کل کے لئے pend کر دیں کیونکہ اِس کا ابھی جواب نہیں آیا۔

محترمہ زرناب شیر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار 86/24 جناب محمد الیاس کی ہے جو کہ ابھی پڑھی جانی ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ میری تحریک التوائے کار نمبر 86/24 ہے اس کا جواب یہاں آنے سے پہلے ہی مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر اسمبلی کوئی ایکشن لیتی ہے تو جواب آنے سے پہلے ہی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ اُس روز میں نے ایک اور تحریک التوائے کار محکمہ صحت کے متعلق پیش کی تھی کہ ہمارے ہسپتال میں انسولین نہیں مل رہی ہے۔ ہمارے MS نے بتایا کہ میں نے فیصل آباد گاڑی بھیجی کہ 3000 انسولین مل جائے تو انہیں صرف 300 انسولین ملی ہیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے، اب تو ہر دوسرا تیسرا شخص شوگر کا مریض ہے۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ یہ تحریک التوائے کار اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دیں اِس کو کل کے ایجنڈے میں شامل کروا لیتے ہیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! آج میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دی ہے، آپ حکم کر دیں تاکہ کل اس کو پڑھا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد الیاس کی تحریک التوائے کار کو کل کے ایجنڈے پر رکھا جائے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اس کے علاوہ میری ایک تحریک استحقاق بھی ہے جو میں نے پیش کی تھی اور وہ پولیس سے متعلق ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو آج پڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: جب ہم Privilege Motions پر آئیں گے تو پھر اُس کو دیکھ لیں گے۔

جناب امجد علی صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 88/24 ہے جو ہائر ایجوکیشن سے متعلقہ ہے یہ 23-4-2024 کو move ہو چکی ہے۔ ابھی اس کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس کا wait کر لیتے ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین کی تحریک التوائے کار moved on 24-4-2024 اس کا بھی جواب آنا ہے۔ میاں صاحب! یہ بھی محکمہ ہاؤسنگ سے متعلقہ ہے آپ نے ہی جواب دینا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس کو کل تک کے لئے pend کر لیں، اِن شاءاللہ کل اس کا جواب آ جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! in the previous proceedings ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق کافی مسئلے آ رہے ہیں۔ علاقے کا نام ضرور مختلف ہوتا ہے لیکن مسئلہ ایک ہی ہے کہ پنجاب کے طول و عرض میں سیوریج کے مسائل بہت بُری طرح سے لوگوں کی شہری اور دیہاتی زندگی کو متاثر کر رہے ہیں۔ اس پر اُس دن ہمارا consensus تھا کہ this will be put for debate in House. کیا آپ کے محکمے نے کوئی reply دیا ہے؟

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ ہمارے اُس دن ہاؤس کی proceeding کا حصہ تھا کہ اس کو debate کے لئے open کر دیں۔ سیوریج کے مسائل ایک اژدھا بن گئے ہیں لہٰذا ہاؤس کو بتایا جائے کہ اِس مسئلے پر حکومت کس طریقے سے قابو پائے گی۔ آپ اِس پر ان سے کل comprehensive جواب لیں۔ کل کا سیشن ہم نے afternoon میں رکھا ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جو چیف منسٹر صاحبہ نے "سُتھرا پنجاب" پراجیکٹ شروع کیا ہے تو اُس میں ہم اِس چیز کو بہت seriously take up کر رہے ہیں۔ اس میں سیوریج، liquid waste اور solid waste management

management ہے۔ جب مجھے محکمے کی جانب سے proper جواب آجائے گا تو پھر میں further detail اس ہاؤس کے ساتھ share کرلوں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اِس کو ہم کل کے لئے pend کر رہے ہیں، کل آپ اس پر اپنی policy statement بھی دیں گے۔

وزیر خزانہ وپارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/97 جناب جاوید نیاز منج کی ہے جو محکمہ آبپاشی سے متعلق ہے۔

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! اِن کا جواب ان کے سوال نمبر 97 کے ریفرنس سے آیا ہے۔ اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم اس کی ایک feasibility study بنوا رہے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ جب تک ان کی feasibility study ہو نہیں جاتی تو اُس وقت تک میری تحریک التوائے کار کو pend کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: منج صاحب! آپ نے اس پر سوال بھی move کیا اور اسی پر adjournment motion بھی move کی ہے؟

جناب جاوید نیاز منج: جی ہاں! اس پر میرا سوال بھی تھا لیکن جو جواب آیا ہے اگر آپ ملاحظہ فرمائیں۔۔۔

جناب سپیکر: کیا تحریک التوائے کار کا بھی جواب آیا ہے؟

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 97 تھا اُس کا جواب آیا تھا۔ اگر آپ ان کا جواب ملاحظہ فرمائیں تو اس میں یہ فرما رہے ہیں کہ consultant firm کا انتخاب ہو گا، اس کے بعد اس کی feasibility report آئے گی، اس میں چار ماہ لگیں گے، پھر PC-1 بنے گا۔۔۔

جناب سپیکر: منج صاحب! آپ ذرا تشریف رکھیں۔ جو آپ نے question hour میں مسئلہ اٹھایا تھا adjournment motion میں بھی آپ نے یہی similar بات کی ہے۔ جو مسئلہ آپ نے سوال میں اٹھایا تھا اگر وہی مسئلہ adjournment motion میں لائیں گے تو پھر ہمیں وقت

آئے گی۔ آپ کو ان دونوں میں سے ایک کو رکھنا ہوگا۔ وقفہ سوالات میں وزیر صاحب نے آپ کو بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیا تھا۔

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اُن کا جواب ملاحظہ فرمالیا جائے۔ اِن کے جواب کے مطابق تو اِس مسئلے کو حل ہوتے ہوئے چار پانچ سال لگ جائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس پر دوبارہ روشنی ڈال دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! اس میں عرض یہ ہے کہ میں نے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ اس کا PC-1 بن چکا ہے، اب ہم consultant hire کرنے والے ہیں اور consultant ہمیں جو solution advise کرے گا ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔ ہم نے اس کے اوپر ان کو commit کیا ہے۔ جب میں نے وقفہ سوالات میں ان کے سوال کا جواب دیا تو اُس وقت بھی آپ ہی چیئر کر رہے تھے اور اُس وقت انہوں نے اس پر اطمینان کا اظہار فرمایا تھا۔ اگر ان کی کوئی query ہوگی تو میں ان سے ان کی راہنمائی لینے کے لئے بھی تیار ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اُن کا concern یہ ہے کہ ایک بہت بڑا رقبہ متاثر ہوا ہے اگر آپ consultant engage کر رہے ہیں تو پھر یہ معزز ممبر آپ کے چیمبرز میں آجاتے ہیں اور آپ اِن کی grievances کو address کرنے کے لئے کوئی راستہ نکال لیں۔

منج صاحب! آپ منسٹر صاحب کو ان کے چیمبر میں approach کرلیں یہ ایک public interest کا کام ہے۔ اگر اس کا کوئی resolution ہو سکتا ہے تو آپ ان سے مل کر کوئی حل نکال لیں جو بہتر ہوگا کیونکہ آپ کے پاس local knowledge ہے۔

جناب جاوید نیاز منج: جناب سپیکر! یہ اس میں time frame دے دیں کہ یہ سارا کام اتنے عرصے میں ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو اجلاس کے بعد اپنے چیمبر میں بلالیں آج آپ کا محکمہ بھی آیا ہوا ہے بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکال لیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ہماری دو adjournment motions ہیں جن میں سے ایک کا جواب آیا ہوا ہے اور ایک کا نہیں آیا ہے۔ میں وہ دیکھ لیتا ہوں اور معزز ممبر کو اپنے چیمبر میں بلا لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منج صاحب! آپ آج اجلاس کے بعد منسٹر صاحب کے چیمبر میں ان سے مل لیں۔ آج ان کے محکمے کے لوگ آئے ہوئے ہیں اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے گا۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 24/100 جناب احمد خان صاحب کی ہے۔

لاہور میں میڈیکل سٹوروں پر جعلی ادویات کی فروخت
مالکان کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 17۔ اپریل 2024 کی خبر کے مطابق لاہور میں فروخت 11 ادویات غیر معیاری اور جعلی نکلیں، ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹری پنجاب کے تجزیئے میں انکشاف ہوا ہے کہ لاہور میں بانجھ پن کے علاج زخموں پر لگانے والی ادویات جعلی ہیں۔ 4-injections میں مختلف مواد کے ذرات پائے گئے، سرجری اور مرگی کے دوروں کے لئے استعمال ہونے والے انجکشن کھانسی اور نزلہ کے لئے استعمال ہونے والے 4 مختلف برانڈ کے سیرپ بھی غیر معیاری نکلے۔ مریضوں اور ان کے لواحقین نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ جعلی ادویات بنانے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے اور جو عناصر اس گھناؤنے دھندے میں ملوث ہیں ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! Both of Ministers Health are not present in the House

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں منسٹر ہیلتھ کو بھی کل کے لئے کہوں گا اور انشاءاللہ جواب بھی منگوا لوں گا۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب احمد خان صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 102/24 ہے۔ بھچر صاحب! ہمیں rules کی restriction ہے آپ ایک session میں ایک تحریک التوائے کار پڑھ سکتے ہیں تو It should not be placed in future. سیکرٹری صاحب! آپ کسی بھی معزز ممبر کی ایک دن میں ایک motion move کریں اور ایک ہی motion agenda پر رکھیں۔ you have placed two. اگلی تحریک التوائے کار نمبر 104/2024 محترمہ عظمیٰ کاردار کی ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں پھر دوسری تحریک التوائے کار نہ پڑھوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نہ پڑھیں۔ we will take it up tomorrow then. محترمہ عظمیٰ کاردار موجود نہیں ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 109/2024 جناب آفتاب احمد خان صاحب کی ہے جو کہ 29-04-2024 کو move کی گئی ہے۔ منسٹر صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 109/2024 ہے اس کا جواب بھی 29-04-2024 سے pending ہے یہ بھی محکمہ ہاؤسنگ اینڈ پبلک ہیلتھ کے لئے ہے۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں ہاؤسنگ اینڈ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کہتا ہوں کہ اسمبلی کا جتنا بھی بزنس ہے وہ بھیج دیں کیونکہ ہاؤسنگ اینڈ پبلک ہیلتھ کا منسٹر بھی اس وقت تک کوئی designated نہیں ہے شاید اس وجہ سے انہوں نے بزنس نہیں بھیجا۔

جناب سپیکر: اس کو پھر ایسے کر لیں کہ کل محکمے کے جواب بھی آپ نے ہی دینے ہیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہم کل اس مسئلے پر every second Adjournment Motion is of similar content تو ہم اس مسئلے پر آپ سے پالیسی statement چاہیں گے کہ آپ اسے کیسے resolve کرتے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو کل کے لئے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 115/2024 محترمہ نادیہ کھر کی ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں اسے pend کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 118/2024 جناب شعیب امیر صاحب کی ہے وہ موجود نہیں

ہیں اسے بھی pend کیا جاتا ہے۔ چودھری محمد اعجاز شفیع صاحب کی تحریک التوائے کار 120/2024 ہے۔ یہ تحریک التوائے کار move ہو چکی ہے۔ منسٹر صاحب موجود ہیں اگر اس کا جواب آیا ہے تو وہ بتا دیں۔

عباسیہ لنک کینال سے پانی چوری کرنے پر پانچ ایف آئی آر درج کر کے زمینداروں سے لاکھوں روپے جرمانے کی وصولی کا معاملہ

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار 120/2024 کے ضمن میں عرض ہے کہ عباسی لنک کینال جو کہ ہیڈ پائنز سے نکلتی ہے جس کا منظور شدہ discharge پانی 5600 کیوسک ہے جو کہ 2005 میں آپریشن بنیادوں پر چلائی گئی۔ عباسیہ لنک کینال کی لمبائی 2 لاکھ 38 ہزار فٹ ہے۔ عباسیہ لنک کینال کی بر جی 110 سے لے کر بر جی 220 تک جتنے بھی موگا جات نکلتے ہیں وہ سب حکومت پنجاب سے منظور شدہ ہیں۔ مزید بر آں یہ کہ بذریعہ Cabinet meeting مورخہ 16-02-2023 آرمی شہداء کو بر جی نمبر 210 تا 228 تک 103 کیوسک پانی منظور کیا گیا ہے جو کہ annexure-A میں موجود ہے۔ عباسیہ لنک کینال کی لمبائی 2 لاکھ 38 ہزار فٹ ہے جس کی دیکھ بھال اور watching پر صرف 6 مستقل بیلدار تعینات ہیں۔ بر جی نمبر 110 تا 220 بذریعہ لفٹ پانی چوری کا مسئلہ آتا ہے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اس ضمن میں زمینداروں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 2023 میں 5 ایف آئی آر درج کرائی گئی ہیں جن کی تفصیل annexure-B میں لف ہے۔ مبلغ 2 لاکھ 54 ہزار روپے نقد جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل بھی annexure-c میں درج ہے۔ 2024 میں اب تک 5 عدد واقعہ جات کی ایف آئی آر درج کرائی گئی ہیں جن کی تفصیل annexure-D میں لف ہے اور مبلغ 1 لاکھ 40 ہزار روپے جرمانہ کرا چکے ہیں لیکن یہ اس دن تک کی تفصیل ہے جب یہ سوال آیا تھا۔ اس کے اندر میں مزید یہ ad کر دوں کہ ہم نے 08-05-2024 کو 45 ہزار روپے جرمانہ کیا ہے جو اس سے over and above amount ہے، ہم نے 07-05-2024 کو دو ٹریکٹرز along with lift pumps پکڑے ہیں اور پولیس کے حوالے کئے ہیں۔ ہم نے 06-05-2024 کو دو ایف آئی آر رجسٹرڈ کی ہیں۔ ان آخری تین دنوں کا extra data ان کی تسلی کے لئے دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری محمد اعجاز شفیع صاحب! یہ جواب جو پڑھا گیا ہے آپ اس سے مطمئن ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اس میں کافی ساری چیزوں میں blunder مارا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ایک منٹ ٹھہریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں کیونکہ یہ مسئلہ حل چاہتا ہے۔ یہ public importance کا مسئلہ ہے اس حوالے سے ہمارے پاس دو طریقے ہیں۔ اب ان کے جواب کے بعد یا تو ہم ہاؤس کی باقی کارروائی معطل کر دیں، پوری proceeding adjourned کر دی جائے اور یہ سوال ایوان کے سامنے رکھیں اور اس پر بحث شروع کرا دی جائے۔ ایک تو یہ ہے اور دوسرا یہ ہے کہ آج منسٹر صاحب اور ان کا پورا ڈیپارٹمنٹ available ہے۔ آپ ان کے چیمبر میں ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کا مسئلہ حل کر لیں۔ آپ نے یہ public at large کا مسئلہ اٹھایا ہے which actually needs redressal. اگر اس میں آپ کی کوئی input ہو گی تو محکمہ بھی موجود ہے یہ اس line میں اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ یہ کسی کا ذاتی مسئلہ تو ہے نہیں۔ it is public at large تو میری آپ کو suggestion ہو گی کہ آپ منسٹر صاحب کے چیمبر میں جائیں۔ منسٹر صاحب! آپ کو honorable member آپ کے چیمبر میں ملتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! میں نے ان کی تحریک التوائے کار کا تحریری جواب پڑھا ہے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے جو پچھلے تین دنوں میں کارروائی کی ہے وہ بھی میں نے ان کی خدمت میں عرض کی ہے مزید ہم اس کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کی بھی input لے لیں اور اس کے مطابق resolution ہو جائے تو زیادہ مناسب ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! ان شاءاللہ ضرور۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ان کے ڈیٹا کے مطابق 1820 کیوسک پانی چوری ہو رہا ہے۔ میں ان کے آج کا ڈیٹا پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ میری بات سن لیں۔ It would be more appropriate that you resolve it. یہ بڑا ضروری مسئلہ ہے اور یہ حل ہونا چاہئے۔ آپ session کے بعد ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں۔ منسٹر صاحب available ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں۔

جناب سپیکر: میرا نہیں خیال کہ اسے کمیٹی کو بھیجنے کی ضرورت ہے پھر تو پورے ہاؤس میں debate کرنا پڑے گی تو it is more appropriate that you sit with him. Thank you.

وزیر آبپاشی (جناب محمد کاظم پیرزادہ): جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ کون 1800 کیوسک پانی چوری کر رہے ہیں ان کا نام لیں تو ہم ان کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! اگر یہ سننا چاہتے ہیں تو سن لیں۔ میں ان کی تسلی کرا دیتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ آپ چیمبر میں اس مسئلے کا resolution کر لیں۔ یہ زیادہ مناسب ہے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ نادیہ کھر! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 115/2024 پڑھیں۔

کوٹ ادو میں مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال کی بلڈنگ نامکمل ہونے کی بناء پر خواتین مریضوں کو مشکلات کا سامنا

محترمہ نادیہ کھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ضلع کوٹ ادو میں Mother and Child Hospital کی منظوری کے بعد تعمیر کا آغاز ہو گیا تھا لیکن اس کی بلڈنگ کو مکمل نہیں کیا جارہا ہے نامعلوم وجوہات کی بناپر تاخیر کی جاری ہے جس کی وجہ سے خواتین مریضوں کو علاج و معالجہ کے لئے بیرون شہر جانا پڑتا ہے اور بڑی دقت کا سامنا ہے۔ ضلع کوٹ ادو کی عوام میں

اس حوالے سے بڑی تشویش پائی جاتی ہے۔ ان کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ ہسپتال کو تعمیر کر کے مکمل آپریشنل کیا جائے تاکہ عوام کو دیگر بڑے شہروں میں علاج معالجہ کے لئے جانے سے نجات مل سکے کیونکہ بعض اوقات حاملہ خواتین کو دیگر شہروں کی طرف سفر کے دوران ہی اکثر اموات واقع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب منگوا لیں۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 174/2024 جناب احمد اقبال چودھری کی ہے۔

صوبہ پنجاب میں بلدیاتی ادارے مالی بحران کا شکار، بجلی کے نرخ زیادہ لاگو ہونے پر سٹریٹ لائٹس بند

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں تمام بلدیاتی ادارے خاص طور اربن مقامی حکومتیں اس وقت مالی بحران کا شکار ہیں جس کی بڑی وجہ ان اداروں پر لاگو ہونے والے بجلی کے نرخ ہیں۔ مقامی حکومتوں کے زیر انتظام سٹریٹ لائٹس اور سیوریج واٹر schemes جو عوام کو فراہم کردہ بنیادی سہولیات تصور کی جاتی ہیں ان پر کمرشل ریٹ لاگو ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر شہروں میں سٹریٹ لائٹس بند رہتی ہیں۔ اس حوالے سے حکومت پنجاب کے محکمہ لوکل گورنمنٹ کو فوری طور پر public facility اور service کے لئے خصوصی نرخ کا مطالبہ کرنا چاہئے وگرنہ بلدیاتی اداروں کا ان services کو maintain کرنا مشکل ہو گا۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر لوکل گورنمنٹ یہاں پر موجود نہیں ہیں۔ وزیر خزانہ و پارلیمانی امور! جس طرح پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایک بہت burning issue ہے جس پر ہم چاہ رہے ہیں اس کا کوئی resolution ہونا چاہئے اور اس پر آپ نے commit کیا ہے کہ کل آپ اس حوالے سے کوئی policy statement دیں گے۔ اب یہ matter بھی اسی طرح سے equally important ہے

جو یہ فاضل ممبر indicate کر رہے ہیں اگر یہ صورتحال persist کی تو پھر یہ مہینوں کی نہیں بلکہ ہفتوں کی صورت ہوگی actually it is in our public knowledge, all the honorable members those who are sitting here, they know کہ یہ burning issue at hand ہے تو اس پر آپ وزیر لوکل گورنمنٹ کو پابند کر دیں کہ۔۔۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کہ وہ کل اس issue کے redressal پر کچھ بتائیں۔ کل ہم تحریک التوائے کار کے وقت public health کے سیوریج کے معاملات اور لوکل گورنمنٹ کے provision of these lights کے معاملات یہ public interest کے issues ہیں ان پر ہم کل وزیر لوکل گورنمنٹ سے جواب چاہیں گے اور اس حوالے سے کل time bound کر لیں۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جی، ٹھیک ہے۔

جناب احمد اقبال چودھری: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: احمد صاحب! Debate is not allowed! کل اس تحریک التوائے کار کا جواب آ لینے دیں اس کے بعد اس پر بات ہوگی۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب باقی جو تحاریک التوائے کار ہیں وہ pend ہو جائیں گی۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: خان صاحب! آپ کے پوائنٹ آف آرڈر سے پہلے رائے صاحب بہت مایوس ہو کر بیٹھ گئے ہیں تو رائے صاحب اور بلال یامین صاحب یہ دونوں معزز ممبران مجھے غصے سے دیکھ رہے ہیں تو رائے صاحب پلیز پہلے آپ بات کر لیں۔

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میرا ابھی ایک توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! کیا یہ آپ کی تحریک التوائے کار ہے؟

جناب ذوالفقار علی: جناب سپیکر! نہیں، یہ میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! توجہ دلاؤ نوٹس کا وقت تو گزر گیا ہے لہٰذا اب آپ یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دیں اس کو کل take up کر لیں گے۔ جی، رائے صاحب!

جناب احسن رضا خان: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب کے حوالے سے ایک چھوٹی سی گزارش کرنی تھی کہ کافی دنوں سے ایسے ہی ہو رہا ہے کہ سوال دیئے جاتے ہیں لیکن ان کا جواب نہیں آتا منسٹر صاحب ہر چیز کو pend کر رہے ہیں، بہت اہم issues ہیں جس پر discussion ہونے والی ہے تو میرے خیال میں یہ نہ تو خود تیاری کر کے آتے ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ دوسرے منسٹر صاحبان کو یہ شاید جواب دینے سے منع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ رائے صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ رشدہ لودھی آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

محترمہ رشدہ لودھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

زمانہ مجھ کو دیتا ہے زوال کی دھمکیاں
نہ جانے کون سا مجھ میں کمال دیکھا ہے

جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ دسمبر 2023 میں چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کی جانب سے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جاتا ہے، جس میں عدالتوں کی غیر منصفانہ تقسیم ہوتی ہے اور ایسی تقسیم جو کہ نہ litigant کے لئے قابل قبول ہے اور نہ ہی کسی وکیل کے قابل قبول ہے کیونکہ ایوان عدل وکلاء کا ایک cluster ہے اور پوری دنیا میں جتنے بھی metropolitan cities ہیں ان میں ہمیشہ کورٹس کا ایک cluster ہوتا ہے، چاہے جتنے بھی ڈسٹرکٹس ہوں۔ کراچی میں چار ڈسٹرکٹ ہیں اور ایک cluster ہے، اسلام آباد میں دو ڈسٹرکٹس اور ایک cluster ہے۔ اسی طرح لاہور میں بھی ایک ہی cluster تھا جس کو توڑ کر مختلف جگہوں پر تقسیم کیا گیا۔ ہمیں تحصیلیں بنائے جانے پر کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ litigant کا وقت ضائع ہونے کا خدشہ ہے کیونکہ وکیل جب ایک جگہ سے دوسری جگہ move کرے گا تو جو وقت traveling میں consume ہو گا وہ litigant کا وقت ہے جس سے انصاف کی فراہمی میں شدت سے رکاوٹ پیدا ہو گی، اس نوٹیفکیشن کے بارے میں معزز چیف جسٹس صاحب کے ساتھ بات کی گئی لیکن پتا چلا کہ ان کا کہنا ہے کہ میں نے اب یہ نوٹیفکیشن

جاری کر دیا ہے لہٰذا اب واپس نہیں لیا جائے گا۔ یہ نوٹیفکیشن اے سی کمیٹی ساتھ discussion کے بغیر جاری کیا گیا ہے، جب اے سی کمیٹی کے ساتھ meetings ہوئیں تو جواب یہ آیا کہ کمیٹی کے ساتھ مشاورت نہیں کی گئی اور نہ ہی کمیٹی کو اعتماد میں لیا گیا تو وکلاء کا مؤقف درست ہے۔ اسی دوران چیف جسٹس یہاں سے چلے جاتے ہیں اور نئے چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ آجاتے ہیں ان کا بھی same مؤقف ہے اس کے جواب میں وکلاء نے مختلف فورم استعمال کئے اور negotiation کے ذریعے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی، چیف جسٹس آف پاکستان سے بھی request کی گئی اور وہاں سے یہ رائے آئی کہ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کو اس معاملے کو amicably solve کرنا چاہئے لیکن unfortunately ایسا نہیں ہوسکا، جس کے نتیجے میں ایک lawyers movement start ہوگئی، agitations شروع ہوگئی اور یہ agitation دسمبر سے شروع ہے جس میں مختلف ریلیاں نکلتی ہیں جس کا precedent یہ ہے کہ ریلی لاہور بار ایسوسی ایشن جو کہ ایشیاء کی سب سے بڑی بار ہے جس کی ممبر شپ 50 ہزار کو touch کرتی ہے، ریلی ایوان عدل سے نکلتی ہے اور آکر لاہور ہائی کورٹ کے بار روم میں اختتام پذیر ہوتی ہے، وہاں پر ہاؤس ہوتا ہے اور کل بھی اسی طرح سے ریلی نکالی گئی کیونکہ جتنی بھی پہلے ریلیاں نکالی گئی ہیں کسی ایک ریلی میں کسی وکیل نے ایک گملہ بھی نہیں توڑا، کسی ایک وکیل نے کوئی ایک پتھر بھی نہیں مارا، کل بھی اسی طرح سے پرامن ریلی نکالی گئی وکیل کے پاس صرف اور صرف قلم کا ہتھیار اور دلیل کا ہتھیار ہے جو کہ وہ لے کر ایوان عدل سے ہائی کورٹ کی جانب نکلے، ہائی کورٹ جو کہ وکیل کا گھر ہے، وہ بار جو کہ وکیل کی ماں ہے، مجھے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے اس ہائی کورٹ میں پولیس نے وکلاء کو داخل نہیں ہونے دیا۔ مجھے آخر پولیس سے یہ جواب چاہئے کہ ہائی کورٹ جو کہ وکیل کا گھر ہے تو پولیس وکیل کو اپنے گھر میں جانے سے کیسے روک سکتی ہے اور پولیس کو پہلے سے کیسے پتا تھا کہ اندر جاکر وکلاء نے کوئی ہنگامہ آرائی کرنی ہے کیونکہ اس سے پہلے بھی دس ریلیاں نکالی جاچکی ہیں، ایک بھی ریلی ایسی نہیں تھی جس میں کوئی بھی ہنگامہ آرائی کی گئی ہو؟

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کا جو concern ہے وہ میں سمجھ گیا ہوں۔ ہم کل سارا دن ٹیلی ویژن کی سکرین پر یہ سب کچھ دیکھتے رہے ہیں، administration of justice اور کورٹس کا قیام کہاں پر ہوگا اور کس بندوبست میں ہوگا separation of power system یہ judiciary اور ہائی کورٹ کی domain ہے and Chief Justice Sahib made that order تو گورنمنٹ

میں اور آپ directly اس پارلیمنٹ، اس اسمبلی کے ذریعے ان کی اس firewall کو breach نہیں کر سکتے۔ یہ matter کسی نہ کسی سلسلے میں sub judice بھی ہے، تو ہم اس matter کو یہاں پر discuss نہ کریں لیکن میں آپ کی anxiety سمجھ سکتا ہوں، آپ میرے پاس میرے چیمبر میں بھی تشریف لائی تھیں، آپ نے کہا کہ ہم اس حوالے سے اپنا کوئی role play کریں تو between lawyers and judiciary standoff نہیں ہونا چاہئے تھا، یہ جھگڑا جو پڑا ہوا ہے کہ وکلاء پریکٹس کہاں پر کریں، اب یہ معاملہ بار اور ہائی کورٹ کے درمیان ہے، اب بار اور ہائی کورٹ کو اس معاملے کو amicably resolve کرنا چاہئے اور یہ ان کے درمیان معاملہ practicing lawyers, litigants and administration of justice کا ہے تو public at large کے لئے اس میں کیا مسائل یا فوائد ہوں گے اس پر آپ کو اپنی بات چیت between bar and bench کرنی چاہئے؟ ہم اس firewall کو breach کر نہیں سکتے let say یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم اسمبلی کی کارروائی میں عدلیہ کو اجازت دے دیں کہ وہ مخل ہو جائے تو یہ ان کا فیصلہ ہو گا۔

محترمہ رشدہ لودھی: جناب سپیکر! میں judiciary and bar کی بات نہیں کر رہی اس وقت میرا پوائنٹ یہ ہے کہ ایسے وکلاء جو کہ cream community ہیں وہ نہتے آتے ہیں، صرف پرامن احتجاج کرتے ہیں، ان پر پولیس حملہ کرتی ہے، ان کو humiliate کرتی ہے، ان کو زخمی کرتی ہے اور ان کو گرفتار کر کے لے جاتی ہے۔ میں اسی فورم کے توسط سے اپنی لیڈر وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف صاحبہ کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے پنجاب پولیس کو یہ حکم دیا کہ وکلاء پر تشدد نہ کیا جائے اور amicably اس معاملے کو resolve کیا جائے۔ اب صرف اور صرف میرا stance اتنا ہے اس طرح کے واقعات کو روکنے کے لئے پولیس کو پابند کیا جائے کہ جب lawyers protection act موجود ہے، Lawyers Protection Act کے according 7ATA کے مقدمات وکلاء کے خلاف نہیں ہو سکتے۔

جناب سپیکر: شکریہ، محترمہ آپ کی بات آگئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں، میرے خیال میں it is between the Judiciary and the Bar درمیان میں کوئی mediation کا role تو ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ play کر دے لیکن مجھے نہیں پتا لیکن this is governments call اور

یہ درست ہے کہ Chief Minister had decision yesterday that whatever the reasons not to register cases against the lawyers تو یہ ایک مناسب عمل ہے لیکن یہ Bench اور Bar کو دیکھنا چاہئے کہ کیسے ہوتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پلیز تشریف رکھیں۔

جناب شہباز احمد: پولیس تو پی ٹی آئی کے وکیلوں کو مار رہی ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز ایک سیکنڈ۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بالکل آپ ٹھیک فرما رہے ہیں کہ ہم لوگوں کی وہ jurisdiction نہیں ہے کہ ہم اس میں آئیں لیکن وکلاء اپنے بار روم میں جا کر اجلاس کرنا چاہ رہے تھے پر امن protest تو باہر تھا لیکن بار روم میں تو وہ اپنا اجلاس کرنا چاہ رہے تھے اور بار ہر وکیل کی ماں کی طرح ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ، پلیز آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! وکلاء پر اتنا ظلم اور زیادتی کی گئی ہے لہٰذا میری استدعا ہے اور میں آپ کے توسط سے حکومت پنجاب اور اپنی قائد سے یہ استدعا کرتی ہوں کہ جب تک آپ درمیان میں کوئی اہم role play نہیں کریں گے [***********]۔ میری استدعا ہے کہ عام شہری کے بھی حقوق ہیں ان کا بھی تحفظ ہونا چاہئے اور وکلاء کے حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: پلیز تشریف رکھیں۔ محترمہ نے چیف جسٹس صاحب کے بارے میں جو remarks دیئے ہیں وہ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ جی رانا صاحب!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اضافی مخصوص نشستوں کو ڈی نوٹیفائی کرنے کا معاملہ

MR AFTAB AHMAD KHAN: Mr. Spekaker! I had raised the Point of Order regarding the reserved seats and you had very patiently listened to my arguments. Now, the question is: you have mentioned the Supreme Court; I have the order of the Supreme Court CMA 2920 of 2024. In the para 6 "Notice for the same date. In the meanwhile, operation of the impugned judgment of the Peshawar High Court dated 25.03.2024, as well as, the order of the Election Commission of Pakistan dated 01.03.2024 is suspended. It is, however, clarified that this interim order relates to the disputed seats only, i.e., the reserved seats allocated over and above the initially allocated reserved seats to the political parties. It is also clarified that this order is to operate prospectively w.e.f from today". Now, sir there is no ambiguity. This is not my judgment this is the judgment of the Honorable Justice Syed Mansoor Ali Shah, Justice Muhammad Ali Mazhar, Justice Athar Minallah. Now, the question is: this can arise any time any moment. So you put something for a vote and they say "Ayes" or "Noes". How you will differentiate those ladies sitting here and how can we know that they are from the prior seats or the later seats. So, I would politely request the honorable members that they should leave the House because something is going to happen. You may bring here a Resolution we can oppose it and we can fight for it. How do we know about "Ayes" and "Noes"

and there is going to be a division. We will not let it go like that sir. We have raised a very pertinent and proper question according to the Constitution of Pakistan and by the order of the Supreme Court of Pakistan. We will abide by this order and I didn't have the copy, I have got the copy through the honorable member Junaid Afzal Sahi. He has brought this copy and I am thankful to him also. Now, this is crystal clear. They can't sit in this House. If they are suspended what is the job here to do it?

MR SPEAKER: Rana Sahib, I will put it very candidly in very simple words. Now, as I have to act, I will act, once the Election Commission of Pakistan in pursuance of this order denotifies them. As long as, they are not denotified, they are members of this House.

MR. AFTAB AHMAD KHAN: These are the orders of the Apex Court of Supreme Court of Pakistan and they have very clearly and categorically mentioned that they are suspended. So, once they are suspended, there is no need for denotification.

جب آپ کسی کو suspend کرتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں گے؟

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں تشریف تو رکھوں گا لیکن آپ unconstitutional بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میرا آپ کو بٹھانے کا مطلب یہی ہے کہ میں اب اسے اردو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! مینوں پنجابی وچ دس دیو۔

جناب سپیکر: تساں اردو وچ سن تے سمجھ لو نا۔ They have the right to be a member with the notification from the Election Commission of Pakistan, unless they are denotified and the decision is communicated to me by the Election Commission.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! اس میں very clear CMA 2920 0f 2024

MR SPEAKER: Agreed.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ وکیل ہیں، آپ بڑی interpretation بھی کرتے ہیں میں تو ایک چھوٹی کچہری کا وکیل ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ غور سے میری بات سنیں۔ Once the orders are suspended their membership is also suspended. Why are you waiting for notification? اب تو de-seat کا notification ہو گا۔ suspension کے بعد اگلا step de-seat کا ہونا ہے an order will be issued to de-seat them مگر as for as their .....

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو نکتہ اٹھایا ہے ہم اسے کل کے دن کے لئے مقرر کر لیتے ہیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ آج ووٹنگ کروا دیں لیکن وہ بیٹھے ہیں تو ہمیں کیا پتا کہ یہ ووٹ ہیں یا نہیں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک سیکنڈ تشریف رکھیں، میری بات تو سن لیں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! جو معزز ممبران suspend ہوئے ہیں وہ اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر اپنی شکلیں تو دکھادیں۔

جناب سپیکر: سردار صاحب! تشریف رکھیں this is no way سردار صاحب! تشریف تو رکھیں۔ راناصاحب! آپ نے بڑا pertinent نکتہ اٹھایا ہے. I am not in disagreement with that. میں نے آپ سے کہا کہ ہم اس پر لکھ If the order of the Supreme Court entails that کر الیکشن کمیشن کو بھیج چکے ہیں، ہم اس آرڈر پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور اٹارنی جنرل آف پاکستان سے تشریح مانگ چکے ہیں۔ ہم ان سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ as Provincial Assembly of the Punjab, as office of the Speaker we are asking them کہ آپ ہمیں اس آرڈر کی تفصیل بھیج دیں اور آپ ابھی جو بات اٹھا رہے ہیں اور آپ نے ابھی آرڈر بھی پڑھ کر سنایا ہے the matter is exactly اس میں سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کو partially suspend کیا ہے in whole suspend نہیں کیا۔ میں نے اسی لئے آپ سے کہا کہ کل اجلاس شروع ہوتے ہی میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا this is important and I really appreciate کہ آپ نے یہ نکتہ اٹھایا ہے لہٰذا ہم اس پر کل تفصیل سے بات کر لیں گے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! انہوں نے forthwith implement کرنا ہے اگر آج کوئی issue آ جاتا ہے آپ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں rules کے تحت I want supposing to suspend the proceeding and I want to put for vote اور ادھر "Ayes" and "Noes" ہو جاتا ہے تو what is their stance? آپ کہتے ہیں کہ partially suspend کیا ہے۔ in partially suspension, they can't work it, they can't vote it , they can't even participate it. How we can differentiate it?

جناب سپیکر: راناصاحب! You have substance in your argument. I am not denying it but all I am saying is کہ آج اس آرڈر کی suspension کے بعد پہلے دن کی sitting ہے let's keep it for tomorrow

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! We can wait for that but you should not put anything for vote today. I learn every day. Life is a regular process of learning but I failed to understand today the person like

you sitting on that chair would not implement the orders. When you get an order from the High Court you appear you get bail order you don't wait for that. It is very crystal clear. Sir I am requesting you for God sake, you have to build this nation, you have to leave a good impression یہاں پر بڑے لوگ آئے ہیں اور چلے گئے ہیں but going before the constitution and not accepting the arguments of the decisions of the Supreme Court, it amounts to contempt, supposing if they vote today.

جناب سپیکر: رانا صاحب! I am reiterating again for the fifth time

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! I am still on my point, that you cannot make it. Sir, I am sorry for that.

جناب سپیکر: رانا صاحب! ایک سیکنڈ تشریف رکھیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بڑی سادہ بات کروں گا۔ میں سال 2002 سے دیکھ رہا ہوں کہ جب الیکشن ہوتا ہے تو بہت سارے ایم پی اے صاحبان notify اور de-notify ہوتے ہیں۔ جب الیکشن کمیشن کسی ایم پی اے کے notify ہونے یا de-notify ہونے کا notification جاری کرتا ہے تو پھر اسمبلی سیکرٹریٹ اور سپیکر صاحب اس پر عملدرآمد کرتے ہیں۔ جب الیکشن کمیشن آف پاکستان کسی ایم پی اے کو de-notify کرنے کا notification جاری کرتا ہے تو پھر آپ اس ایم پی اے کا ہاؤس میں داخلہ بند کرتے ہیں۔ ابھی تک آپ کو الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے کسی ایم پی اے کو de-notify کرنے کے حوالے سے کوئی مراسلہ نہیں آیا تو میرے اپوزیشن کے دوست اس بات پر زور کیوں دے رہے ہیں کہ یہ اراکین ایوان میں نہ بیٹھیں؟ میں آخر میں اپنے فاضل ممبر سے کہوں گا کہ۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order in the House. سمیع اللہ خان صاحب ایک سیکنڈ کے لئے میری بات سُن لیں۔ حافظ فرحت عباس صاحب! آپ تشریف رکھیں اور پہلے میری بات سُنیں۔

حافظ فرحت عباس: جناب سپیکر! میری ایک منٹ بات تو سُن لیں۔

MR SPEAKER: Hafiz Farhat Abbas sahib! This is no way. I have given the floor to him. Please sit down. It is highly inappropriate that when Rana Aftab speaks then everybody listens to him and if one member speaks from this side, everybody starts shouting. I will not allow this. Samiullah Khan Sahib has the floor, you conclude it sir and no shouting at all.

سمیع اللہ خان صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے ابھی فرمایا ہے اور میں بھی مسلسل یہ note کر رہا ہوں کہ حزب اختلاف کی طرف سے جب بھی کوئی معزز ممبر بات کرتے ہیں تو حزب اقتدار کی طرف بیٹھے ہوئے تمام ممبران بڑے سکون سے ان کی بات سُنتے ہیں لیکن جیسے ہی ہماری طرف سے کوئی معزز رکن بات کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ shout کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ سینکڑوں ممبران notify اور de-notify ہوتے رہتے ہیں۔ لوگ ماضی میں بھی الیکشن ٹربیونل جاتے رہے ہیں۔ سابق ڈپٹی سپیکر قاسم سوری صاحب کا case اور دوسرے کئی cases ہمارے سامنے ہیں۔ پچھلے کئی سالوں سے یہ عمل چل رہا ہے لیکن سپیکر صاحب اس وقت کسی رکن کا اسمبلی میں داخلہ بند کرتے ہیں جب انہیں الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے کوئی notification موصول ہوتا ہے۔ میں نے سپریم کورٹ کا یہ order ابھی تک نہیں پڑھا۔ اگر اس order میں سپریم کورٹ آف پاکستان نے as Speaker Punjab Assembly direct حکم دیا ہے تو پھر رانا آفتاب احمد خان کا Point of Order valid ہے اور اس پر عمل ہونا چاہئے۔ سپریم کورٹ معزز ممبران صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی کے cases کا جب فیصلہ دیتی ہے تو وہ فیصلہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف جاتا ہے اور پھر الیکشن کمیشن آف پاکستان اس پر عمل درآمد کے لئے صوبائی اسمبلی یا قومی اسمبلی کو مراسلہ جاری کرتا ہے۔ اگر سپریم کورٹ کے اس معزز bench نے کسی اور ادارے کو instructions یا حکم نہیں دیا صرف سپیکر پنجاب اسمبلی

یعنی آپ کو حکم دیا ہے تو پھر میں رانا آفتاب احمد خان کے مؤقف کی تائید کرتا ہوں کہ اس حکم پر عملدرآمد کیا جائے لیکن اگر سپریم کورٹ کا یہ حکم through proper channel آنا ہے، الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے آنا ہے تو پھر رانا آفتاب احمد خان کا مؤقف درست نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے اس بارے میں رانا صاحب کو Point of Order پر بات کرنے کی اجازت دے دی ہے لیکن اس پر بے جا بحث مناسب نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! سپریم کورٹ آف پاکستان کا آرڈر ہے اور اگر یہ غلط ہو تو I stand guilty and I can be prosecuted یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر خط آپ کو بھیجا جائے۔ We are the affected party ہماری seats گئی ہیں۔ ہم متاثر ہوئے ہیں۔ ہماری seats گئی ہیں جن کو ہم خیراتی seats کہتے ہیں۔ وہ یہ لے کر گئے ہیں اور ہم کہتے ہیں سپریم کورٹ کے order کی وجہ سے وہ seats ہمیں واپس مل رہی ہیں لہٰذا ان ممبران کا یہاں ہاؤس میں بیٹھنا یا voting میں حصہ لینا ٹھیک نہیں ہے۔ That amounts to the contempt of the Supreme Court. ہمارا تو صرف یہ point ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! رانا آفتاب احمد خان کے پاس سپریم کورٹ کے orders کی کاپی موجود ہے۔ سول کورٹ یا سپریم کورٹ کا کوئی bench جب اپنا فیصلہ دیتا ہے تو وہ refer کرتا ہے کہ یہ فیصلہ کس کس کو بھیجا جائے۔ اگر سپریم کورٹ آف پاکستان کے اس معزز bench نے یہ فیصلہ سپیکر پنجاب اسمبلی کو direct بھیجا ہے تو پھر میرا مطالبہ بھی ان کے ساتھ ہو گا کہ آج بھی ان ممبران کو اس ہاؤس میں نہیں آنا چاہئے تھا۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب ذرا وہ پڑھ دیں کہ یہ فیصلہ کس کس کو بھیجا گیا ہے۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! سمیع اللہ خان صاحب نے شاید کبھی سپریم کورٹ کا فیصلہ نہیں دیکھا کیونکہ یہ جب بھی پیش ہوئے ہیں تو بطور ملزم ہی پیش ہوئے ہیں۔ میرا یہ point of view ہے کہ ہماری یہ پٹیشن Sunni Ittehad Council Versus Election Commission of

Naturally that goes to the Election Commission of تھی۔ Pakistan
Pakistan. اس میں تو کوئی ambiguity نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، عبداللہ وڑائچ صاحب! آپ بھی اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں اس معزز ہاؤس کی توجہ Rules of Procedures کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جب Honorable Speaker کسی بات یا point پر ruling دے دیتے ہیں تو پھر اس حوالے سے دوبارہ بات نہیں کی جا سکتی۔ آج صبح آپ اسی point پر ruling دے چکے ہیں لہٰذا اس کو دوبارہ discuss نہیں کیا جا سکتا۔ The ruling of the Speaker is final.

جناب سپیکر: رانا آفتاب احمد خان! I want to make a conscious decision on it. اب میں اس کو آپ کے سامنے بالکل ایک justice position میں رکھ رہا ہوں۔ Without favoring any point of view which the government gave, Samiullah Khan sahib gave یا جو آپ نے دیا ہے۔ دیکھیں، میں بطور سپیکر پنجاب اسمبلی الیکشن کمیشن کی طرف سے جو Orders issue ہوں گے ان کے مطابق act کروں گا۔

Now, the party to the proceedings is the Election Commission and they are respondents and order given by the Supreme Court to a certain extent it is binding, if something wrong has been notified by the Election Commission, the Supreme Court as the final arbitrator can correct it, but as long as they are not de- notified, I won't allow anybody to breach my firewall, sir.

جب تک یہ de-notify نہیں ہوتے اُس وقت تک They sit to stand as members. یہ prospective orders ہیں۔ سپریم کورٹ نے جو orders پاس کئے ہیں اس پر میں نے کل تفصیلی رولنگ دینے کے لئے کہا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے اس حکم نامے میں الیکشن کمیشن آف پاکستان کے لئے ایک clear directive nature ہے جو آپ نے خود بھی پڑھ کر سنایا ہے۔ اس میں سپریم کورٹ نے یہ کہا ہے کہ:-

It will be with effect from today and it is clarified that this interim order relates to the disputed seats only. Now, who has to act upon first? That is Election Commission, which has given birth to them. The Election Commission created their legitimacy to be in this House, so I could take them as members in the House. As long as Election Commission doesn't act upon this order, they are members of this House.

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ نکلوا لیں۔ آپ کی پہلے یہاں پر observation تھی کہ They are not going to vote and they are not going to participate. یہ آپ نے فرمایا ہے۔

جناب سپیکر: رانا آفتاب احمد خان! وہ میں اپنے ہاؤس کے conduct سے کہہ رہا ہوں۔ اس order میں ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں اور آپ نے اس پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے and I really appreciate that this House has such material, that it is debating constitutional issue. یہ ایوان اپنے معاملات پر خود بات کر رہا ہے حالانکہ میں اس matter کو subjudice کہہ کر Point of Order کو outright reject کر دیتا لیکن I want this debate to carry on اور اُس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس معاملے پر میری اپنی ایک سوچ ہے اور میں proportional representation کا حامی ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ letter of law بھی violate نہ ہو اور proportional representation کی بنیاد پر کسی کی حق تلفی بھی نہ ہو۔ اب یہ confuse state ہے اور یہ confuse state اس لئے ہے کہ letter of law یہ کہتا ہے The political party which has parliamentary presence اُن کو اُن کی متناسب نمائندگی کے مطابق نشستیں ملیں گی یہ letter of law ہے لیکن sense of law آپ کی سیٹوں کی support کرتی ہے او letter of law رُکاوٹ ہے۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جناب آفتاب احمد خان! I put this matter to rest. بہت point آپ کا pertinent ہے The only reason Supreme Court has clearly said in their last operative Para Number 8 اوپر CMA کو deal کرنے کے بعد جب وہ نیچے گئے آپ جانتے ہیں اور normally we don't discuss these orders, we leave it out آپ کو بہت اچھے سے پتا ہے کہ matter is subjudice, we cannot debate on it. لیکن یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر میں اس bar سے آپ کو باہر نکال رہا ہوں۔ میں floor کھول رہا ہوں، میں اس letter of law and sense of law کی confusion کے حوالے سے میں اس favor میں ہوں کہ یہ مسئلہ settle ہونا چاہیے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں اُس وقت تک reluctant تھا جب یہ notification آیا تو میری دو rulings آپ کے پاس ہیں اور میں آج بھی یہ کہہ رہا ہوں کہ since the Supreme Court is saying that اور اس میں آپ کی input, record کا حصہ ہے This is very important. This confusion needs to be addresed. اس پر آپ بھی اپنی مزید غور وفکر کر لیں میں اس کو die down نہیں کر رہا we will bring it up tomorrow, before the proceeding starts. Since, the question under consideration require constitutional interpretation, the matter be placed before the committee under section 4 of the Supreme Court Practice and Procedure for constitution of larger bench. اس لئے میں ابھی آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ we will act in accordance with the law ہم frame of law سے باہر نہیں جائیں گے آپ نے آج اس معاملے کو اُٹھا کر بڑا اچھا کیا ہے and we would take it by tomorrow. کوئی بھی business شروع کرنے سے پہلے ہم اس order کی right implementation کے اوپر عمل درآمد کریں گے لیکن ہم اس سے باہر نہیں جائیں گے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، اب ہم Government Business لیتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل Government Business ہیں:

EXTENSION OF ORDINANCES

MOTION UNDER RULE 127

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for leave of the Assembly.

RESOLUTIONS UNDER ARTICLE 128 (2) (a) OF THE CONSTITUTION

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba ShujaUr Rehman): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024); and
2. The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 (V of 2024).

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024); and
2. The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 (V of 2024).

Now, the question is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances:

1. The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024); and
2 The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 (V of 2024).

(The motion was carried and leave was granted.)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the Resolution for extension.

RESOLUTION FOR EXTENSION OF THE PUNJAB HEALTHCARE COMMISSION (AMENDMENT) ORDINANCE 2023

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba ShujaUr Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024), promulgated on 22nd February 2024, for a further period of ninety days with effect from 22nd May 2024."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024), promulgated on 22nd February 2024, for a further period of ninety days with effect from 22nd May 2024."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 (IV of 2024), promulgated on 22nd February 2024, for a further period of ninety days with effect from 22nd May 2024."

(The motion was carried.)

(The Resolution was adopted.)

(Applause)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the Resolution for extension.

RESOLUTION FOR EXTENSION OF THE PUNJAB PRICE CONTROL OF ESSENTIAL COMMODITIES ORDINANCE 2023

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba ShujaUr Rehman): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Price Control of Essential

Commodities Ordinance 2023 (V of 2024), promulgated on 03rd March 2024, for a further period of ninety days with effect from 01st June 2024."

MR SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 (V of 2024), promulgated on 03rd March 2024, for a further period of ninety days with effect from 01st June 2024."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 (V of 2024), promulgated on 03rd March 2024, for a further period of ninety days with effect from 01st June 2024."

(The motion was carried.)

(The Resolution was adopted.)

(Applause)

REPORTS

(Laid)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may lay the reports.

LAYING OF AUDIT REPORTS 2019-20 TO 2022-23

MINISTER FOR FINANCE AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rehman): Mr Speaker! I lay the following Reports:

1. Special Audit Report on LDA City Housing Scheme Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2019-20.
2. Special Audit Report on the Accounts of Sustainable Development Goals Achievement Program (SAP), C&W, HUD&PHE, LG&CD Departments and District Health & Education Authorities, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
3. Performance Audit Report on Dualization of Khanewal- Lodhran Bypass Road (94 KM), Communication & Works Department, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
4. Audit Report on the Accounts of District Councils of Punjab (North), for the Audit Year 2020-21.
5. Audit Report on the Accounts of Municipal Committees of Gujranwala, Lahore, Rawalpindi & Sargodha Regions, for the Audit Year 2020-21.
6. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 6 Municipal Corporations of Punjab (North), for the Audit Year 2020-21.

7. Audit Report on the Accounts of Public Sector enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.
8. Audit Report on the Accounts of Communication and Works, Housing, Urban Development & Public Health Engineering, Irrigation, Local Government & Community Development and Energy Departments, Government of the Punjab, for the Audit Year 2021-22.
9. Special Audit Report on the Accounts of Rawalpindi Ring Road Project, Housing Urban Development & Public Health Engineering Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2021-22.
10. Audit Report on the Accounts of 18-District Councils of Punjab (North) for the Audit Year 2019-20.
11. Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab for the Audit Year 2022-23.
12. Performance Audit Report on District Headquarter Hospital Khushab, for the Audit Year 2020-21.
13. Performance Audit Report on Punjab Non-Formal Education Project in the Districts Lahore, Kasur, Okara, Sheikhupura & Nankana Sahib for the Audit Year 2020-21.
14. Performance Audit Report on Sialkot Waste Management Company for the Audit Year 2020-21.

15. Special Study on Human Resource Hiring in District Education and District Health Authorities of District Lahore and Kasur for the Audit Year 2020-21.
16. Special Study Report on Provision of Service Delivery by District Education Authority Bhakkar for the Audit Year 2020-21.
17. Special Study on Human Resource Hiring in District Education Authority and District Health Authority of District Gujranwala for the Audit Year 2020-21.
18. Special Study on Human Resource Hiring in District Health Authority and District Education Authority of District Sialkot for the Audit Year 2021-22.
19. Special Study on Human Resource Hiring in District Education Authority and District Health Authority of Districts Okara & Nankana Sahib for the Audit Year 2021-22.
20. Special Audit Report on the Accounts of District Council Kasur for the Audit Year 2021-22.

MR SPEAKER: The Reports have been laid and are referred to the concerned Public Accounts Committees whenever elected for examination and report within one year.

میں وزیر پارلیمانی امور اور قائد حزب اختلاف دونوں سے کہتا ہوں کہ it is a
matter of pity and it is a sad state of affairs یہ جتنی رپورٹس وزیر موصوف
نے پیش کی ہیں یہ 2021 کے متعلق ہیں اور اب ان کی ردی کے کاغذ سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں
ہے۔ میری آپ سے اور اپوزیشن سے گزارش ہے کہ I will exercise the power to
constitute Special Committees اور ان کی currency of the year کے اندر

Public Accounts Committee پر رپورٹ آنی چاہئے۔ آپ یہ space چھوڑتے جائیں گے تو Parliament ineffective ہوتی جائے گی اور یہ اسمبلی ineffective ہوتی جائے گی۔ This has to come for the currency of the year and minimum standards میں ہم previous year کو deal کریں۔ Why auditors are not bringing in the reports, why departments are not reconciling their paras. They sit with their work and they consider us as a dustbin اور یہاں پھینک دیں گے۔ No this will not happen اس کے لئے Special Committees form ہوں گی۔ ہم دو Special Public Account committees form کریں گے اور چھ ماہ کے اندر اندر ساری pendingency clear کریں گے۔ Sitting back in three years. What type of audit reports are those in what Public Account Committees functioning over past 10 years ہم اس میں کیا لے کر نکلیں گے۔ جی، سمیع صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کی observation بڑی valid ہے۔ آپ پچھلی بار بھی اس ہاؤس کے ممبر تھے۔ آپ اس کی وجہ بھی تو دیکھیں۔ یہ کسی محکمے کی صرف نااہلی نہیں ہے لیکن ان کی نااہلی ہو سکتی ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ ہاؤس کی سب سے معتبر کمیٹی Public Account Committee-I ہوتی ہے۔ اس کی ساڑھے چار یا چار سال تشکیل نہیں ہو سکی۔ اس کمیٹی کے پاس جو چار سال business آنا تھا وہ نہیں آ سکا کیونکہ وہ بنی ہی نہیں تھی۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ جب ہم سیاسی جماعتیں اپنا کردار صحیح طریقے سے ادا نہ کریں تو ایسا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میری خواہش ہے کہ کسی اور دن ہم اس پر بات کریں کہ پچھلے چار سال Public Account Committee-I کیوں نہ بن سکی۔ اس پر بات ہونی چاہئے۔ جس کی وجہ سے آج یہ ساری رپورٹیں یہاں آ رہی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس پر بحث کے لئے ایک دن مقرر کیا جائے کیونکہ Public Account Committee اس ہاؤس کی sitting کے بعد سب سے معتبر ادارہ ہے۔ یہ کمیٹی احتساب کا ادارہ ہے۔ اس کی روایت بہت اچھی ہے کہ حکومت کا احتساب ہوتا ہے۔

رولز میں کہیں نہیں لکھا کہ Public Account Committee-I کا چیئرمین اپوزیشن لیڈر ہو گا۔ یہ روایت تھی یہ بڑی اچھی روایت ہے کہ حکومت کا گریبان اپوزیشن لیڈر کے ہاتھ میں ہو گا لیکن پچھلے چار سال اس روایت کی دھجیاں اڑائی گئیں۔ ایسا صرف اس وجہ سے کیا گیا کہ اس چار سال کی حکومت کا گریبان اس وقت کے اپوزیشن لیڈر کے ہاتھ میں نہ آجائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ بالکل یہ اپوزیشن لیڈر کا استحقاق نہیں ہے بلکہ روایت ہے جو قومی اسمبلی میں بھی رہی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اسی ہاؤس میں اپوزیشن لیڈر میاں محمود الرشید صاحب تھے۔ ان کو اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے Public Account Committee-I کا چیئرمین بنایا گیا۔ ہم نے تو اس روایت کی پاسداری کی لیکن جب ان کا وقت آیا تو انہوں نے اس روایت کو روند ڈالا۔ چلیں! کوئی issue نہیں ہے لیکن اس کا نتیجہ یہی ہے جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے کہ پانچ پانچ سال کی چیزیں pending ہوئیں۔ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ effort کر کے Special Public Account Committees بنا کر اس pendency کو ختم کریں لیکن اس کی بڑی وجہ ہمارے سیاسی رویے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ہاؤس کے اندر پچھلے چار سال اس کا مظاہرہ کیا گیا۔ یہ مجھے معلوم ہے۔ مجھے اب چار پانچ یا سات چہرے نظر آتے ہیں جو پچھلی اسمبلی میں ممبر تھے باقی سارے ممبران نئے ہیں۔ ان کو نہیں معلوم کہ PTI کے دور حکومت میں اس ہاؤس کے اندر اور اس ہاؤس کے باہر کس طرح کی روایات کو جنم دیا گیا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر پارلیمانی امور!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سمیع اللہ خان صاحب کی بات کو میں آگے بڑھاتے ہوئے جو انہوں نے اس معاملے پر پولیٹیکل بات کی اور ساتھ میں یہ بات بھی add کروں گا کہ آپ کی چیئر پر جو صاحب یہاں بیٹھتے تھے انہوں نے بھی ایک نئی روایت اسمبلی میں قائم کی تھی جو اس اسمبلی کی ان درو دیوار نے اور یہاں لوگوں نے دیکھا وہ آج تک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا پچھلے 21 سال سے میں بھی اس ہاؤس کا ممبر ہوں میں نے کبھی بھی پنجاب اسمبلی میں وہ سب کچھ نہیں دیکھا جو پرویز الٰہی صاحب اس چیئر پر بیٹھ کر کرتے تھے۔ لہٰذا میں

صرف یہ بتانا چاہوں گا کہ آپ نے مجھ سے پچھلی دفعہ بھی یہ بات پوچھی تھی۔ political aspect جو تھوڑا سا اسمبلی سے related تھا وہ سمیع اللہ خان صاحب نے بتایا تو میں نے اس پر detailed report ڈیپارٹمنٹ سے لی تھی تقریباً تین سے پانچ مہینے ایک ڈیپارٹمنٹ اس آڈٹ رپورٹ پر لیتا ہے اس کے بعد یہ رپورٹ Auditor General of Pakistan کے پاس جاتی ہے کیونکہ ان کے پاس سارے پاکستان سے رپورٹس آ رہی ہوتی ہیں اس پر مجھے بتایا گیا کہ سوا سال سے ڈیڑھ سال اور پونے دو سال وہاں لگ جاتے ہیں اس کے بعد یہ پھر ہمارے پاس واپس آتی ہیں پھر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں پیش کی جاتی ہے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے ساتھ جو کچھ پچھلے tenure میں ہوا اس کو repeat نہیں کرتا کیونکہ سمیع اللہ صاحب نے detail میں اس پر بات کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی خان صاحب!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہاں سے اور بھی کسی نے کوئی بات add کرنی ہے تو کر لیں میں پھر ایک ساتھ جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ سے جواب نہیں مانگ رہے اس کو partisan line پر نہ لے کر جائیں میرا concern ہے کہ۔۔۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف حقیقت بتانا چاہتا ہوں میری عرض سن لیں میری پارٹی پر الزام لگایا گیا ہے میں نے جواب تو دینا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سن تو لیں الزام سپیکر پر لگا ہے آپ پر تو نہیں لگا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں جواب دوں گا میری گورنمنٹ پر الزام لگا ہے میں اس ہاؤس کا حصہ تھا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب میں اب آپ سے کہوں گا کہ آپ ایک سیکنڈ کے لئے تشریف رکھیں۔ as a matter of fact whatever Sami Ullah said ان کی اپنی بات کی دلیل اور حقائق ہیں میرا مسئلہ اس وقت اس سے beyond ہے میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں اس parliamentary accountability کے process کو effective رکھنا چاہتا ہوں with what length of imagination we can perceive کہ ایک Auditor General office کہتے ہیں کہ مجھے

ڈیڑھ سال require ہیں on those reports which are submitted اور وہ pendency میں پڑی رہتی ہیں "10,10" سال تک۔ میرا صرف مسئلہ ہے کہ اس کو currency of token میں لے آئے this is what I mean اب پیچھے کیا ہوا let's not cry over the spilt milk آگے چلتے ہیں یہ ہم سب کے علم میں ہے کہ انہوں نے نہیں کیا تھا۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! کیونکہ یہ ایک پولیٹیکل بات ہوئی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے honorable ممبر نے جو بات کی ہے اصل میں بات رویوں کی ہوتی ہے اب دیکھیں ہم ایک پارٹی ہے ادھر اس لائن میں جتنے بھی بیٹھے ہیں آپ ہمیں دیکھ لیں ان میں سے کوئی بھی آپ کو ہمارے لیڈر عمران خان کا رشتہ دار نہیں ملے گا کوئی ایسا بندہ نہیں ملے گا یہ سب عام workers ہیں۔

جناب سپیکر: خان صاحب اے کدھر گل لے چلے او۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری بات اب سن لیں وہ میں آپ سے ابھی کہہ رہا ہوں میری بات میں کوئی ایسی غلط بات ہو تو حذف کر دیں میرے یہ سارے Treasury Benches والے بھائی بتائیں کیا شریف فیملی کے علاوہ ان کے پاس لیڈر آف دی اپوزیشن اور کوئی نہیں تھا؟ وہ تو اس وقت جیل میں تھے۔

جناب سپیکر: As a leader of the opposition I was not expecting this from you دیکھیں میری بات سنیں he was Leader of the Opposition آپ اس چیئر کی تکریم کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: you have to rise beyond some certain details

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں اگر اس وقت کیا حمزہ شہباز صاحب کے لئے Production Order کے لئے سپیشل کمیٹی constitute نہیں ہوئی تھی ہوئی تھی۔ وہ کس نے کی تھی وہ پرویز الٰہی صاحب نے ہی

constitute کی تھی جن کے بارے میں میاں صاحب فرما رہے ہیں۔ دوسری بات کیا انہوں نے کوئی متبادل نام دیا تھا۔

جناب سپیکر: ملک صاحب دیکھیں آپ غیر ضروری بحث میں الجھ گئے ہیں۔ سمیع صاحب آپ تشریف رکھیں گے as a matter of facts دیکھیں میری بات سنیں نا میں آگے چلانا چاہ رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہم بھی اس کو آگے چلانا چاہ رہے ہیں لیکن اصل میں میری بات یہ ہے کہ یہ بالکل غلط بات کر رہے ہیں اور الزام لگا رہے ہیں ان کے پاس کوئی choice ہی نہیں آپ کے ہاؤس کے لئے سوائے شریف فیملی کے کوئی اور بندہ کسی عہدے کا اہل ہے بس یہ ہی میری بات تھی اب میری بات ختم ہوگئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ دیکھیں یہ بات آگے چلتی جائے گی میں اس کو ختم کرنا چاہ رہا ہوں آپ statement دیں گے پھر وہ جواب دینے اٹھ کھڑے ہوں گے حسن صاحب تشریف رکھیں، سمیع صاحب آپ بھی تشریف رکھیں even if I have to give the floor then I have to give it to the Minister Parliamentary Affairs then آپ تشریف رکھیں میں اس بحث کو ختم کرنا چاہتا ہوں as a matter of facts انہی رویوں کے نتیجے میں چار سال تک پوری پارلیمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹیز نہیں بنی اور میں آپ کو چیئر پر بیٹھ کے آپ کو ایک nonpartisan environment دے رہا ہوں for both sides اور میں کہہ رہا ہوں کہ آپ اسمبلی کی working کو effective کر لیں آپ پھر اپنے partisan رویوں میں پھنسے بیٹھے ہیں better suiting you جی منسٹر صاحب!

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں یہاں پر ان کو یہ بتانا چاہوں گا کہ انہوں نے بڑا categorically دو تین دفعہ کہا شریف فیملی تو ان کی خدمت میں عرض ہے کہ میاں محمد نواز شریف پاکستان کا سب سے بڑا لیڈر رہے میاں محمد نواز شریف وہ لیڈر رہے جس کے پیچھے کروڑوں لوگ کھڑے ہیں میاں نواز شریف وہ لیڈر رہے جس نے اس پاکستان کو بنایا میاں محمد نواز شریف، حمزہ شہباز صاحب اور محترمہ مریم نواز کی اور شہباز شریف صاحب کی بات

کرتے ہیں تو وہ merit پر منتخب ہو کر اس اسمبلی اور ان ایوانوں میں آتے ہیں اور ہم لوگ اپنے لیڈروں کو ووٹ دے کر وزیراعظم اور وزیراعلیٰ بناتے ہیں ان کی طرح نہیں ہیں انہوں نے جس طرح RTS بٹھا کر جعلی وزیراعظم بنا کر عمران خان کو لیا گیا اس نے اس ملک کا دیوالیہ نکال دیا اور یہ جہاں پر اسمبلی کی کمیٹیوں کی بات کرتے ہیں آپ کو میں بتانا چاہوں گا کہ ان کے انہی رویوں کی وجہ سے یہ جس پرویز الٰہی اور عمران کے رویوں کی وجہ سے پچھلی اسمبلی میں 42 میں سے صرف 14 کمیٹیاں ہی بنی تھی اور انہوں نے حمزہ شہباز صاحب کو Public Account Committee کا چیئرمین نہیں بننے دیا اور جو ان کی ایک Public Account Committee بنی بھی تھی اس میں بھی یہ کام نہیں کرتے تھے تو جناب سپیکر ان سے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر merit پر آتے ہیں ووٹ لے کر آتے ہیں شریف فیملی کے پیچھے پورا پاکستان کھڑا ہے نواز شریف ان کے قیدی نمبر 804 غدار کی طرح نہیں ہیں نواز شریف محب وطن ہے۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ و پارلیمانی امور جناب مجتبیٰ شجاع الرحمن ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رُولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں تو محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے سانحہ 9۔ مئی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

جناب سپیکر: جی، رُولز کی معطلی تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے سانحہ 9۔ مئی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

رُولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رُولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے رُول 234 کے تحت رُول 115 اور دیگر متعلقہ رُولز کو معطل کر کے سانحہ 9۔مئی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا 9۔مئی کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی رہائش کو نذر آتش کرنے اور قومی سلامتی کے اداروں کو نشانہ بنانے پر سیاسی عناصر کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! شکریہ، میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"9۔مئی پاکستان کی تاریخ کا ایک دلخراش اور سیاہ ترین دن ہے جب ایک سیاسی جماعت کے شرپسند عناصر نے وطن عزیز اور اس کی سلامتی کے ضامن اداروں کے خلاف بھیانک سازش کی اور اپنے مذموم سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے سیاسی لبادہ اوڑھ کر ملک میں خانہ جنگی کرانے کی ناکام کوشش کی۔ اُس دن سیاسی اور ذاتی مفادات کے لئے وہ کچھ کیا گیا جس کی کبھی پاکستان کے دشمن بھی ہمت نہ کر سکے تھے۔ اِس بات کے ناقابل تردید اور ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ ایک سیاسی جماعت نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وطنِ عزیز کو انتہائی نازک صورت حال سے دوچار کیا۔ 9 مئی کو قومی سلامتی کے اداروں کو ہدف بنایا گیا اور اِن کی املاک کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ 9 مئی کو شہدا کی یادگاروں کی توہین کی گئی یہاں تک کہ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی رہائش گاہ تک کو نذر آتش کر دیا گیا۔ وطنِ عزیز کی ساکھ کو بین الاقوامی سطح پر بھی

نقصان پہنچانے کی ناکام کوشش کی گئی مگر قومی سلامتی کے اداروں نے صبر و تحمل، دانش مندی اور بُردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس سازش کو ناکام بنادیا اور وطنِ عزیز کو بڑی تباہی سے بچالیا۔

یہ ایوان قومی سلامتی کے اداروں کو اِس سازش کے ناکام بنانے پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ پُوری قوم کو اِن اداروں پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اِن اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پُوری قوم اِن پر پورا اعتماد کرتی ہے اور اِن کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ سانحہ 9۔ مئی کے ذمہ داران اور منصوبہ سازوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ آئندہ کوئی فرد یا گروہ ایسی گھناؤنی سازش سوچنے سے بھی گریز کرے۔ یہ ایوان ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ ملکی سلامتی اور ترقی کے لئے مثبت اور ذمہ دارانہ کردار ادا کریں گی"۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"9۔ مئی پاکستان کی تاریخ کا ایک دلخراش اور سیاہ ترین دن ہے جب ایک سیاسی جماعت کے شر پسند عناصر نے وطن عزیز اور اس کی سلامتی کے ضامن اداروں کے خلاف بھیانک سازش کی اور اپنے مذموم سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے سیاسی لبادہ اوڑھ کر ملک میں خانہ جنگی کرانے کی ناکام کوشش کی۔ اُس دن سیاسی اور ذاتی مفادات کے لئے وہ کچھ کیا گیا جس کی کبھی پاکستان کے دشمن بھی ہمت نہ کر سکے تھے۔ اِس بات کے ناقابل تردید اور ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ ایک سیاسی جماعت نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وطنِ عزیز کو انتہائی نازک صورت حال سے دوچار کیا۔ 9 مئی کو قومی سلامتی کے اداروں کو ہدف بنایا گیا اور اِن کی املاک کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ 9 مئی کو شہدا کی یادگاروں کی توہین کی گئی یہاں تک کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی رہائش گاہ تک کو نذر آتش کر دیا گیا۔ وطنِ عزیز کی ساکھ کو بین الاقوامی سطح پر بھی نقصان پہنچانے کی ناکام کوشش کی گئی مگر قومی سلامتی کے اداروں

نے صبر و تحمل، دانش مندی اور بُردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس سازش کو ناکام بنا دیا اور وطنِ عزیز کو بڑی تباہی سے بچا لیا۔

یہ ایوان قومی سلامتی کے اداروں کو اِس سازش کے ناکام بنانے پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ پُوری قوم کو اِن اداروں پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اِن اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پُوری قوم اِن پر پورا اعتماد کرتی ہے اور اِن کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ سانحہ 9۔مئی کے ذمہ داران اور منصوبہ سازوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے تاکہ آئندہ کوئی فرد یا گروہ ایسی گھناؤنی سازش سوچنے سے بھی گریز کرے۔ یہ ایوان ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ ملکی سلامتی اور ترقی کے لئے مثبت اور ذمہ دارانہ کردار ادا کریں گی"۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:۔

"9 مئی پاکستان کی تاریخ کا ایک دلخراش اور سیاہ ترین دن ہے جب ایک سیاسی جماعت کے شرپسند عناصر نے وطن عزیز اور اس کی سلامتی کے ضامن اداروں کے خلاف بھیانک سازش کی اور اپنے مذموم سیاسی عزائم کی تکمیل کے لئے سیاسی لبادہ اوڑھ کر ملک میں خانہ جنگی کرانے کی ناکام کوشش کی۔ اُس دن سیاسی اور ذاتی مفادات کے لئے وہ کچھ کیا گیا جس کی کبھی پاکستان کے دشمن بھی ہمت نہ کر سکے تھے۔ اِس بات کے ناقابل تردید اور ٹھوس شواہد موجود ہیں کہ ایک سیاسی جماعت نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت وطنِ عزیز کو انتہائی نازک صورت حال سے دوچار کیا۔ 9 مئی کو قومی سلامتی کے اداروں کو ہدف بنایا گیا اور اُن کی اِملاک کو شدید نقصان پہنچایا گیا۔ 9 مئی کو شہدا کی یادگاروں کی توہین کی گئی یہاں تک کہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی رہائش گاہ تک کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ وطنِ عزیز کی ساکھ کو بین الاقوامی سطح پر بھی نقصان پہنچانے کی ناکام کوشش کی گئی مگر قومی سلامتی کے اداروں نے صبر و تحمل، دانش مندی اور بُردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اِس سازش کو ناکام بنا دیا اور وطنِ عزیز کو بڑی تباہی سے بچا لیا۔

یہ ایوان قومی سلامتی کے اداروں کو اِس سازش کے ناکام بنانے پر خراجِ تحسین پیش کرتا ہے اور قرار دیتا ہے کہ پُوری قوم کو اِن اداروں پر فخر ہے جن کی قربانیوں کی بدولت سارا پاکستان امن اور چین کی نیند سوتا ہے۔ یہ ایوان اِن اداروں کو یقین دلاتا ہے کہ پُوری قوم اِن پر پورا اعتماد کرتی ہے اور اِن کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے۔

یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ سانحہ 9۔مئی کے ذمہ داران اور منصوبہ سازوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے تا کہ آئندہ کوئی فرد یا گروہ ایسی گھناؤنی سازش سوچنے سے بھی گریز کرے۔ یہ ایوان ملک کی تمام سیاسی جماعتوں سے توقع کرتا ہے کہ وہ ملکی سلامتی اور ترقی کے لئے مثبت اور ذمہ دارانہ کردار ادا کریں گی"۔

(قرارداد منظور ہوئی)

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 10۔مئی 2024 دوپہر 2:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔